صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 17 جون 2022ء بمطابق 17 ذیقعدہ 1443 ہجری صبح دس بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ O ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا O قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ O وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ وآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

Mr. Deputy Speaker: Item No. 2. Leave applications: Mr. Arshad Ayub, 17-06-2022; Mr. Shakeel Ahmad, 17-06-2022; Mr. Amjad Ali Khan, 17-06-2022; Ms. Baseerat Bibi, 17-06-2022; Mr. Iftikhar Ali, 17-06-2022; Mr. Muhammad Zahir Shah, 17-06-2022; Mr. Jamshed Khan, 17-06-2022; Mr. Azizullah Khan, 17-06-2022; Mufti Ubaid ur Rahman, 17-06-2022.

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2022-23ء پر عمومی بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 3: جناب عنایت اللہ خان صاحب، ڈسکشن سٹارٹ کریں۔

جناب عنایت اللہ: بابک صاحب، تا سو کوئ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، پہلے آپ پھر بابک صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج دوسرا دن ہے کہ بجٹ پر ڈیبیٹ جاری ہے اور ہم Expect کرتے ہیں کہ حکومتی وزراء اپوزیشن کے ارکان کی تقریروں کے Notes لیں گے، اس پر Respond کریں گے۔ میں سب سے پہلے بجٹ کی جو ڈاکیومنٹس ہیں اور جو فنانس منسٹر کی سپیچ ہے، اس سے آغاز کروں گا۔ میں نے پچھلے سال بھی کہا تھا کہ یہ Documents improve ہو گئی ہیں اور اس کا کاغذ بھی کوالٹی کا ہے، بہت سی ڈاکیومنٹس کے اندر Transparency آئی ہے جو Specially آپ کی Actual اور Projected figures کی پوری Trajectory جو ہے وہ Reflect کرتی ہیں، اس سے Transparency آئی ہے۔ آپ قرضوں کے حوالے سے جو بولیٹن شائع کرتے ہیں اس کو بھی میں Appreciate کرتا ہوں لیکن میں ایک بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ اس بجٹ ڈاکیومنٹ کے اندر آپ کی پارٹی کا جھنڈا ہے، اس بجٹ ڈاکیومنٹ کے اندر آپ اپنی پارٹی کو Promote کر رہے ہیں، اس کے Slogan کو Promote کر رہے ہیں۔ سر، میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ اس بجٹ ڈاکیومنٹ کے اندر آپ نے اپنی مرکزی حکومت کی چار سالہ کارکردگی کا ذکر کیا ہے، یہ Unprecedented ہے، یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے، یہ بجٹ ڈاکیومنٹس Tax payers کی Money سے شائع ہوتی ہیں

اور Tax payers کی Money سے اسمبلی کے اندر اپنی پارٹی کو Promote کرنا میں Morally اور روایتاً پارلیمانی روایات کے Against سمجھتا ہوں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا جو بجٹ ہے وہ Inflated ہے، وہ میرا خیال ہے کہ جو Projections ہیں وہ False ہیں، وہ Distorted ہیں، وہ آپ نے بہت زیادہ کر دیئے ہیں، آپ نے 1.332 ٹریلین کا بجٹ پیش کیا ہوا ہے اور جو آپ نے Projections کئے ہیں وہ تو اگر آپ Past trajectory دیکھیں تو ہر سیکٹر میں آپ کو ایک سو ارب یا ڈیڑھ سو ارب کم ملتے ہیں، آپ کو فیڈرل ٹرانسفرز کے اندر پچھلے سال ایک سو (100) ارب کم ملے ہیں، آپ کو Net Hydel Profit کے اندر چوہتر (74) ارب روپے Reflect کئے تھے، آپ کو صرف اکیس ارب ملے ہیں، آپ نے Other receipts کے اندر پچھلے سال کوئی دو سو آٹھ (208) یا دو سو چار (204) ارب روپے Reflect کئے تھے، اس سال Again آپ نے دو سو چار (204) ارب Reflect کئے ہیں، آپ کو پچانوے (95) ارب ملے ہیں، آپ نے Grants from Federal Government میں دو سو آٹھ (208) ارب Reflect کئے، پچھلے سال آپ کو ایک سو نو (109) ملے ہیں، Foreign Project Assistance کے اندر آپ نے ترانوے (93) ارب روپے Reflect کئے ہیں، پچھلے سال آپ کو سولہ (16) ارب ملے ہیں، اس کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ نے پھر ضمنی بجٹ پیش کیا، ضمنی بجٹ کی جو مالیت ہے وہ دو سو چونتیس اعشاریہ نو آٹھ (234.98) ارب ہے، جب آپ غلط پلاننگ کرتے ہیں تو آپ کو ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑتا ہے، اس لئے میں حکومت کو یہ Advice کرنا چاہوں گا کہ ظاہر ہے یہ آپ کا آخری سال ہے، آپ نے جو کرنا تھا کر دیا لیکن ہماری یہ جو سپیچز ہیں یہ ریکارڈ پر آتی ہیں، ڈاکیومنٹس ہوتی ہیں، یہ آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رہتی ہیں، اس لئے اس قسم کی غیر حقیقی پلاننگ کے پھر اثرات ہوتے ہیں، تو اس کے کیا اثرات ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، آپ کی اے ڈی پی بنی ہے اور آپ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارا جو Annual Development Program ہے وہ تاریخ کا سب سے بڑا Annual Development Program ہے لیکن آپ نے اپنے Annual Development Program کی کتاب کے آخر میں یہ دیکھا ہے کہ 1.3 ٹریلین آپ کا Throw forward ہے اور اگر اس کو آپ کی کتاب سے

Calculate کرتے ہیں تو پانچ سال میں آپ کی سکیمیں مکمل ہو جائیں گی لیکن جس طریقے سے آپ کو Shortfall آتا ہے، آپ کو Projections کے مطابق پیسے نہیں ملتے ہیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں، میں Calculate کرکے بتاتا ہوں کہ آپ کا Shortfall آئے گا اور وہ تین سو (300) بلین سے زیادہ آئے گا جس سے آپ کی Actual ADP کم ہو جائے گی اور نتیجتاً آپ کا Throw forward آٹھ نو سال پر چلا جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے کاموں کی کوالٹی کیا ہے؟ آپ کا روڈ شروع ہو جاتا ہے، اس کی پوری لائف روڈ کی دس سال نہیں ہوتی ہے، آپ نے روڈ کا ایک سرا بنا دیا اور دوسرا سرا اس کا ختم ہو گیا، یہ جو ڈی آئی خان کی طرف آپ کا موٹر وے جو انڈس ہائی وے جاتا ہے، یہ اس کی بڑی مثال ہے۔ جناب سپیکر، میں 2002ء سے Politics میں ہوں، میں اس کو دیکھتا ہوں، اس کی ایک طرف بن جاتی ہے، اس پر گاڑیاں چلنا شروع ہو جاتی ہیں، پھر دوسری طرف کو شروع کرتے ہیں، یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، اس لئے آپ لوگوں کے پیسے ضائع کرتے ہیں۔ اے ڈی پی کے حوالے سے جناب فنانس منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم نے وزیر اعلیٰ کا Discretion ختم کر دیا ہے، ہم نے امبریلہ سکیمیں ختم کر دی ہیں، ایم پی ایز، ایم این ایز کو آپ کوئی فنڈ نہیں دے رہے ہیں، ایسی باتیں آپ Floor of the House کیوں کرتے ہیں؟ اگر میں کہنے کی یہ جسارت کروں کہ آپ ایوان سے غلط بیانی کرتے ہیں تو یہ نامناسب اس لئے نہیں ہو گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب فنڈز دیتے ہیں، نہ صرف یہ کہ وہ ایم پی ایز کو دیتے ہیں بلکہ ایم این ایز کو بھی دیتے ہیں، میں اگر یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کی امبریلہ سکیمیں موجود ہیں، وہ موجود ہیں تو صرف عدالت کی وجہ سے، اب آپ Written میں چیزیں نہیں دیتے ہیں، آپ کے سی ایم سیکرٹریٹ سے، ہاؤس سے Verbally چیزیں چلی جاتی ہیں، پہلی مرتبہ اس حکومت نے یہ بدعت شروع کی ہے کہ ایم این ایز کو صوبائی حکومت کے پاس شدہ بجٹ اور اے ڈی پی سے اربوں روپے دیئے جاتے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایسی بات آپ کو بجٹ ڈاکیومنٹ کے اندر نہیں کہنی چاہیئے۔ آپ نے پارلیمنٹ کو بے توقیر کیا ہے، پارلیمنٹ کو آپ نے Downgrade کیا ہے، آپ نے صوبائی حکومت نے ایم این ایز کو نالیاں بنانے پر لگا دیا ہے، سینی ٹیشن سکیموں پر لگا دیا ہے، آپ نے ایم این ایز کو Dug wells بنانے پر لگا دیا ہے، گلی کوچے صاف کرنے پر لگا دیا ہے، اس کا کام قانون سازی تھا، اس کا کام اس ملک کو ڈائریکشن دینا تھا، لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک کو

ڈائریکشن نہیں مل رہی ہے، جب ہم اپنا کام نہیں کریں گے تو اس ملک کو ڈائریکشن کہاں سے ملے گی؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی جو اے ڈی پی ہے، اس کے اندر امبریلہ سکیمیں موجود ہیں، Discretion موجود ہے، میں ریکویسٹ کروں گا، یہ جو Elected representatives ہیں، چاہے وہ اپوزیشن سے ہوں یا حکومت سے ہوں، ان سب کو لوگوں نے منتخب کیا ہے، ان سب کی Constituencies ہیں، ان سب کو امبریلہ سکیموں کے اندر شیئر ملنا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، جب ہم اے ڈی پی کے حوالے سے دیکھتے ہیں تو ہم اپنے علاقوں کے Perspective میں چیزوں کو دیکھتے ہیں، مطلب میں اپنے ملاکنڈ ڈویژن، اپر دیر، لوئر دیر، باجوڑ اور چترال اس کے Perspective میں دیکھنا چاہوں گا، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اپر دیر، لوئر دیر، باجوڑ اور چترال ان کا ایک جوائنٹ مطالبہ تھا کہ جو سی پیک ہے اس کا Alternative route ہمیں دیا جائے، پرویز خٹک صاحب نے اس اسمبلی کے اندر بیٹھ کر ہمیں مژدہ سنایا تھا کہ میں نے صرف ECC meeting کے اندر آپ کی نمائندگی کی ہے، Approve ہو گئی ہے، وہ Reflect بھی ہو گئی، بعد میں اگلے سال مسلم لیگ نون کی حکومت نے خود ہی اس کو PSDP سے نکال دیا، دوبارہ ہماری مومنٹ چلی اور یہاں موٹروے کا اعلان ہوا، اگرچہ وہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ سے ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے اے ڈی پی میں اگر آپ نے اس کی Land acquisition کے لئے تین ارب روپے رکھے ہیں تو ہم اس کو خوش آئند قرار دیتے ہیں لیکن یہ جو Region ہے یہ Deprived ہے اور یہ سنٹرل ایشیاء کے ساتھ Connected ہے، یہ Connectivity ملک کے مفاد میں ہے، اس لئے حکومت Land acquisition سے آگے جا کر Practical steps لے اور یہ رباط تک نہ بنائیں بلکہ اس کو چترال تک بنائیں، اس نیت سے بنائیں کہ یہ سی پیک کا Alternative route ہے، اس پر ملاکنڈ ڈویژن کے اندر جو بے چینی ہے وہ اب بھی موجود ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں حکومت کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو تیمرگرہ میڈیکل کالج ہے، یہ تیمرگرہ میڈیکل کالج چھ تا آٹھ سال سے مسلسل اے ڈی پی کے اندر آ رہا ہے، چار سال آپ کی اس حکومت کے ہو گئے ہیں، اس سے پہلے پانچ سال آپ کی اس حکومت کے ہو گئے تھے، ہر جگہ میڈیکل کالجز Operational ہو گئے ہیں، آپ اپنی بجٹ تقریر کے اندر تو کہتے ہیں کہ تیمرگرہ میڈیکل کالج ہم بنا رہے ہیں لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تیمرگرہ میڈیکل کالج کے اندر آپ کلاسز کب

شروع کریں گے؟ آپ نے نوشہرہ کے اندر کلاسز شروع کی ہیں، آپ نے صوابی کے اندر کلاسز شروع کی ہیں، آپ نے اس سے بعد کے بنے میڈیکل کالجز کے اندر کلاسز شروع کی ہیں لیکن تیمرگرہ میڈیکل کالج کے اندر آپ کب کلاسز شروع کررہے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، انجینئرنگ یونیورسٹی کیمپس لوئر دیر اور اپر دیر کے اندر منظور ہوا، اس کے لئے Land acquisition کا پراسیس شروع ہوا، اس کے لئے 25 کروڑ روپے انجنیئرنگ یونیورسٹی کو ٹرانسفر ہوئے، میں نے کامران خان بنگش صاحب سے Floor of the House بھی کہا تھا، میں نے ان سے ریکویسٹ بھی کی تھی، میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری سے بھی ملا، میں پندرہ بیس مرتبہ سے زیادہ ہر سیکرٹری کے در پر گیا ہوں، میں نے ان کو بتادیا کہ خدارا اس پراجیکٹ کو Operational کریں۔ اس کے بعد آپ کے مردان میں پراجیکٹس شروع ہو جاتے ہیں، سوات میں شروع ہو جاتے ہیں، ہر جگہ پر لیکن دیر کے لوگوں نے بھی آپ کو ووٹ دیا ہے، یہ بھی اس صوبے کے باشندے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پراجیکٹ پر کام کیوں رکا ہوا ہے؟ مجھے بتادیا جائے۔ آپ کی اے ڈی پی کے اندر اس کے لئے آپ نے ایک کروڑ روپے رکھے ہیں، آپ نے دو ارب کے پراجیکٹ کے لئے ایک کروڑ روپے رکھے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس اے ڈی پی کے اندر یہ کیسا انصاف ہے؟ جناب سپیکر صاحب، ہمارے ہاں کوٹو ہائیڈل پاور پراجیکٹ ہے جو چالیس میگاواٹ بجلی پیدا کرے گا، اس کی Completion date 2019 تھی لیکن پیسے نہ ہونے کی وجہ سے اور اب 2022ء ہے، Completion کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے ہیں، میں آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہوں گا کہ یہ جو ہمارے محروم اضلاع ہیں، یہ جو پسماندہ اضلاع ہیں، ان پسماندہ اضلاع کے اندر آپ ان کے جو بڑے میگا پراجیکٹس ہیں، ان میگا پراجیکٹس کے اندر آپ ان کو پیسے دے دیں، اس کے اندر اس کا حصہ دے دیں، ان کو Main stream کریں۔ میں قبائلی اضلاع کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں، قبائلی اضلاع پاکستان کے اندر پچیسویں آئینی ترمیم کے ذریعے سے Merged ہوئے ہیں، خیبر پختونخوا کے اندر Merged ہوئے ہیں، اب اس کو Newly merged اضلاع کہتے ہیں، اب آپ ان کے ساتھ Joke کررہے ہیں، آپ ان کے ساتھ مذاق کررہے ہیں، آپ نے ان کے لئے مسلسل گزشتہ تین سالوں سے آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم 99 ارب اور 100 ارب روپے سالانہ ان کے ساتھ جو Commit کئے تھے وہ ان کو دے رہے ہیں، آپ کو پتہ

ہے کہ آپ کے اس بجٹ کے اندر ایک لفظ ہے، ایک AIP, Accelerated Implementation Program, Accelerated Implementation Program unfunded اور Unfunded کا مطلب یہ ہے کہ اس میں پیسے ہی نہیں ہوتے ہیں کیونکہ وہ پیسے آپ نے تین فیصد این ایف سی کے حساب سے سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے کھاتے میں ڈالے ہیں کہ وہ ہمیں پیسے دیں گے، یہ 34ارب Erstwhile FATA کو ملیں گے، میں فاٹا کے لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں، آپ کی اس اسمبلی کے Through بتانا چاہتا ہوں کہ یہ Joke فاٹا کے لوگوں کے ساتھ، مجھے بتا دیں کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران آپ نے Erstwhile FATA کے اندر کونسا بڑا پراجیکٹ کر دیا ہے؟ یونیورسٹی کا پراجیکٹ مجھے بتا دیں، کسی میڈیکل کالج کا بڑا پراجیکٹ بتا دیں، کوئی ایک بڑا روڈ مجھے بتا دیں جو آپ نے Erstwhile FATA کے اندر Complete کیا ہو۔ وہ جو آپ نے ساٹھ ہزار نوکریوں کا کہا تھا، آپ وزیر خزانہ صاحب، یہ لوگوں کو جواب دیں اپنی تقریر کے اندر کہ آپ نے قبائلی اضلاع کی وہ ساٹھ ہزار نوکریاں ان لوگوں کو دی ہیں کہ نہیں دی ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، Erstwhile FATA کے اندر محرومیاں ہیں، آپ کے UNDP کے اور سابق فاٹا سیکرٹریٹ کے Figures ہیں کہ ساٹھ ہزار گھر Militancy کے دوران Partially یا Fully damage ہوئے ہیں، ان گھروں کا کیا بنا ہے؟ یہ جو میران شاہ کے اندر، نارتھ قلعہ کے اندر، باجوڑ کے اندر اور مہمند کے اندر مارکیٹیں ہیں جو جگہ جگہ زمین دوز ہو گئی ہیں، ان مارکیٹوں کا آپ نے کیا کر دیا ہے؟ آپ کے کوئی گیارہ سو (1100) سکولز Partially یا Fully damaged ہوئے ہیں، جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کو آپ نے Reconstruct کر دیا ہے؟ آپ کے ساتھ اس کا کیا پلان ہے؟ آپ کے دو سو تک بی ایچ یوز یا تو Partially یا Fully damage ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس بجٹ کے اندر قبائلی اضلاع محروم ہیں، آپ کے اس بجٹ کے اندر ان کے لئے کوئی خبر نہیں ہے، یہ جو AIP کے تحت آپ 34ارب کا AIP unfunded کے نام سے گزشتہ کئی سالوں سے Reflect کرتے ہیں، خدارا یہ Joke ان کے ساتھ نہ کریں، یہ مذاق ان کے ساتھ نہ کریں، ان کے زخموں پر آپ نمک نہ چھڑکیں، آپ نے لوکل گورنمنٹ الیکشنز کئے لیکن لوکل گورنمنٹ کے لئے ابھی تک آپ نے Rules نہیں بنائے، آپ نے لوکل گورنمنٹ کے لئے پیسے

کئے، میں سمجھتا ہوں یہ پیسے کم ہیں، فنانس منسٹر صاحب، آپ نے پچھلے سال فنانس بل کے اندر Reflect
Thirty percent سے Provincial development funds کے اندر ان کا حصہ Twenty
percent کر کے ان کے ساتھ زیادتی کی، آپ نے براہ راست الیکشنز تو کر لئے لیکن آپ نے ان کے
اختیارات کو Principal law سے نکال کے Rules میں ڈال دیئے، اگر آپ منتخب اداروں کو بے
وقعت کریں گے تو میرا خیال ہے کہ انتخابی اداروں کا بھی آپ سے اعتماد اٹھے گا، اس صوبائی اسمبلی سے بھی
اعتماد اٹھے گا، اس کے اوپر اعتماد نہیں رہے گا۔ جناب سپیکر صاحب، لوکل گورنمنٹ کے Rules فوراً جاری
کئے جائیں، ان کو ان کے اختیارات منتقل کر دیئے جائیں، ان کو آفسر ز حوالے کر دیئے جائیں، ان کو کام کرنے
دیا جائے، حکومت کے اندر آپ کے دس سال پورے ہوئے ہیں، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تعلیم
آپ کا بہت بڑا سیکٹر ہے، اس کی پاکستان کی اندر کیا پوزیشن ہے؟ Pakistan social and living
standard measurement survey ہوتا ہے، اس کا آخری سروے یہ 2019-20ء میں ہوا ہے،
اس کے بعد کوئی Credible survey نہیں ہوا ہے، اس کے مطابق اس صوبے کے اندر Thirty
two percent بچے سکولوں سے باہر ہیں، جناب سپیکر صاحب، آپ کے Literacy rate fifty
three percent and sixty percent کے درمیان Oscillate کرتا ہے، آپ کی 2040ء تک
آبادی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے، آپ کو چودہ ہزار پرائمری سکولوں کی ضرورت رہے گی، آپ کا Net
enrollment ratio stuck ہے، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے نوجوانوں کو 2040ء تک
ایک کروڑ چالیس لاکھ Jobs کی ضرورت رہے گی۔ جناب سپیکر صاحب، آپ ان لوگوں کے ساتھ کیا
کریں گے، جو بے روزگار لوگ ہیں ان کے ساتھ آپ کیا کریں گے؟ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے صحت کے اوپر
خرچ کیا ہے، اس سروے کے مطابق Fifty two percent diarrheal patients آپ کے
ہسپتالوں میں جاتے ہیں، باقی آپ کے سرکاری ہسپتالوں میں نہیں جاتے ہیں، آپ کے سرکاری ہسپتالوں
میں صرف Thirty six percent deliveries ہوتی ہیں، باقی پرائیویٹ سیکٹر کے اندر جاتی ہیں، میں
آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے بچے ہیں، کمزور بچے ہیں، ان میں آپ کی ایک بڑی تعداد بچوں کی ایسی
ہے کہ Twenty three percent سے زیادہ بچے ایسے ہیں کہ جو Under weight ہیں، Clean

آپ کے drinking water لوگ ایسے ہیں جن کے Thirty percent تک رسائی Tape water ہے، Eighty six percent ایسے لوگ ہیں جو Solid waste کو وہ Open spaces میں پھینکتے ہیں، آپ کے دس سال پورے ہوگئے تو آپ ان Figures کے اوپر نظر دوڑائیں اور اپنے ساتھ محاسبہ کریں کہ آپ لوگوں نے ابھی تک ان لوگوں کو کیا دیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں نے آپ کو اشارہ کیا ہے، میرا ٹائم شاید قریب آرہا ہے، میں آخری دو تین چیزیں کہنا چاہتا ہوں، ملاکنڈ ڈویژن کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں، آپ نے سابقہ قبائلی اضلاع اور ملاکنڈ ڈویژن کو پچیسویں آئینی ترمیم کے ذریعے Merge کر دیا، اس کو آپ نے Mainstream کر دیا لیکن Mainstream کرنے کی کوئی قیمت تھی، یہ دونوں جگہیں Backward ہیں، میں نے قبائلی اضلاع کے حوالے سے بات کی ہے، ملاکنڈ کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں، آپ نے ملاکنڈ کو ٹیکس چھوٹ دی ہوئی ہے، وہ 2023ء تک ہے، وہ ختم ہونے والی ہے، وہاں ایک بے چینی ہے اور رفتہ رفتہ لوگوں کی سیلری سے انکم ٹیکس کاٹ رہے ہیں، آپ کنٹریکٹرز سے Deduction کر رہے ہیں، یہاں ایک بے چینی ہے، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، ایک تحریک شروع ہوگی، میں آپ کو Forewarn کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک ملاکنڈ ڈویژن کو آپ دوسرے اضلاع کے At parallel نہیں لائیں گے، اس کو کوئی بڑا Development package نہیں دیں گے، اس کو Develop نہیں کریں گے، اس کے اندر Tax net کو آپ بڑھائیں گے تو اس پر Resistance ہوگی۔ مجھے تیمور خان اپنی تقریر کے اندر جواب دیں گے، میرا جواب ایڈوانس میں سن لیں کہ ملاکنڈ ڈویژن کیا Contribute کر رہا ہے؟ میں بتانا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کی جتنی بھی Net hydel profit کی بڑی سکیمیں ہیں، خواہ وہ گولن گول ہو یا ملاکنڈ تھری ہو، وہ ملاکنڈ ڈویژن Contribute کرتا ہے۔ ٹورازم میں ہم اربوں روپے Contribute کرتے ہیں، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ Mines and Minerals کے اندر ہم اربوں روپے Contribute کرتے ہیں، ہم فارسٹ ٹمبر میں اس صوبے اور ملک کی آمدنی میں اربوں روپے Contribute کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آخری بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو آپ کے Remittances ہیں، ان Remittances میں سب سے زیادہ حصہ ملاکنڈ ڈویژن کا ہے، اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ 2023ء تک جو آپ نے ہمیں Concession دی ہے وہ اگر آپ

نے دس سال تک نہیں بڑھادی تو میں Floor of the House یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو دس سال تک بڑھادیا جائے، اگر آپ نے نہیں بڑھائی تو وہاں اس کے خلاف ایک قومی مومنٹ اور تحریک اٹھے گی، پھر اس کے سامنے کوئی بھی نہیں ٹھہر سکے گا۔ میں آپ کا مشکور ہوں لیکن میں آخر میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو آپ نے امبریلہ سکیمیں رکھی ہیں، آپ نے بڑے بڑے پراجیکٹس رکھے ہیں، آپ نے District Development Plan رکھا ہے، یہ Equalization کے لئے خوش آئند ہے، District Development Plan خوش آئند ہے لیکن اس District Development Plan کے اندر آپ اپوزیشن کے ممبران کو بھی Accommodate کریں تاکہ ترقی کے اندر Equitability آجائے، Equalization ہو، Regional disparity ختم ہو۔ میں آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب، چې ما له مو موقع را کړه. بجټ په داسې وخت کښې دے، زمونږه د پختونخوا په صوبه کښې د ډیرې لوئې بد قسمتئ نه مونږه چې ورته ګورو نو په ټولو ځنګلاتو باندې هور لګیدلے دے، د هغې سره سره که مونږه اوګورو نو د لته چې خومره ګرانی ده، خومره لوډ شیډنګ دے، خومره بدامنی ده نو پکار دا وه چې وزیر اعلیٰ صاحب د لته ناست وے ځکه چې که په یو طرف باندې مونږه اوګورو نو داسې لګی چې په پختونخوا باندې یو ډیر لوئې مشکل وخت دے او بیا په داسې وخت کښې چې د بد قسمتئ نه د صوبې حکومت او د مرکز حکومت یو بل سره په جنګ دی او د هغې واضحه ثبوت دا دے چې دا څه پیغام ځی چې پرون وزیر اعظم صاحب پختونخوا ته راغلے دے، نه د دې صوبې وزیر اعلیٰ هلته موجود دے او نه د دې صوبې وزیران هلته موجود دی، سیاسی جنګ نه خلقو ذاتی جنګ جوړ کړو او دا څه پیغام ځی، دا منصبونه خو ریاستی منصبونه ده، اوس که د ریاست منصب یا د هغه ریاستی منصب اختیار د ذات د پاره او د سیاسی پارټئ د پاره استعمالیږی نو بیا به د دې صوبې او د دې ملک حال پینځه اویا کاله پس هم دا وی چې څه مونږه او تاسو وینو، نو دا به وی. دا د بائیس (22) کروړ عوامو سره ظلم دے،

تاسو سوچ اوکړئ، ما پرون هم دلته چې کوم ماحول ته کتل او یا تاسو نن ګورئ، دا نن مونږه څومره ممبران راغلي يو، د حکومت څومره راغلي دي، بجټ تقریر تاسو سوچ اوکړئ، دا د پي ټي آئي جهنډا ده، په اول ځل باندې په رياست پاکستان کښې د حکومت پختونخوا ډاکيومنټ، د سرکار ډاکيومنټ، هغه ته ئے د پي ټي آئي ټوپئ په سر کړه، نو دا ټوپئ د دې صوبې چيف سيکرټري هم په سر کړه، فنانس سيکرټري هم په سر کړه او د پي اينډ ډي سيکرټري هم په سر کړه، که هغوی د دې نه انکار کوی نو هغوی دې د دې نه انکار اوکړی، دا کوم طرز سياست دلته راروان شو۔ دا حکومت د پي ټي آئي دے، په ديکښې شک نشته خو حکومت خو حکومت دے کنه، مهرباني اوکړئ د سرکار کاغذونو ته د پي ټي آئي ټوپئ مه په سروئ او بيا تاسو خو مه په سر کوئ، دوئ خو چې سحر پاڅي نو د ځان نه علاوه چې نامه اخلي نو وائي چې دا غل دے، دا غل دے، دا غل دے، آيا زه د دې خپلو ورونړو نه دا تپوس کوم چې د سرکار په پيسه باندې د خپل سياسي جماعت تشهير کول، دا حلال دي او که دا حرام دي؟ ماله چې څوک جواب راکوی نو ماله او زما د دې صوبې خلقو له دې جواب ورکړی۔ جناب سپيکر، بجټ يو طرف ته په سوشل ميډيا او په ميډيا دعویٰ کوی او وائي چې دا خود داره بجټ دے، دا رياست مدينه ده، الله دې اوکړی، خدائے دې د دوئ دا خبره رښتيا کړی، مونږه ورسره ملګری يو خو چې حقيقت ته مونږ ګورو نو سالانه بجټ تيره سو بتيس (1332) دے او تيره سو آټھ (1308) ارب روپئ دا Throw forward دي، زما صوبې ته په دې وخت کښې دومره ناقصه منصوبه بندي چې يو طرف ته د دې ټولې صوبې ټھيکيداران په هره ضلع کښې د حکومت خلاف احتجاجونه کوی، شلور شلور کاله او پينځه پينځه کاله اوشو چې هغوی کارونه کړی دی او د حکومت سره پيسې نشته او بل طرف ته په سوؤنو منصوبې داسې چې که يوه منصوبه د يو ارب ده نو دوئ ورته پنځوس زره روپئ ورکړې دی، د سوؤنو اربو روپو منصوبې تا چې اوچلولې نو ته نن د مارکيټ ريټ ته اوګوره، ته نن په ملک کښې اقتصادی صورتحال ته اوګوره چې زما د دې صوبې ډيويلپمنټ که لږ دے او که ډير دے، هغه روان دے Litigation ته، ټول خلق نن د سيمنټو بورئ غالباً چې ايک هزار پچاس ده که ګياره سو ده، ټھيکيدار له يا

کنټریکټر له یا هغه کنسټرکشن کمپنی له به BoQ کښې ریټ څه ورکوی؟ آیا بیا زما خوږ ورور وزیر صاحب راشی او بیا په داسې انداز کښې دا بجټ د دې صوبې خلقو ته پیش کوی چې ګنی خدائے مه کړه چې په داسې طرز کښې ئے پیش کوی چې تاسو به وایئی ګنی هغه دلته بیخی د پیو او د ګبین نهرونه چې دی هغه دلته بهیږی۔ جناب سپیکر، مونږ چې ورته ګورو، پکار ده چې نن دلته وزیر خزانه صاحب ناست وے او دا د افسوس خبره ده چې اوس کله دا مرکزی حکومت ختم شو نو ډیرې جلسې زمونږه دې ورونړو اوکړې، ښه خبره ده خو دې ځائې له ورسره وخت نشته، نن هغه صوبه چې اووه زره میګاواټ بجلی پیدا کوی، نن هغه پختونخوا چې اووه زره میګا واټ بجلی په یو روپئی یونټ پیدا کوی، د پاکستان آئین آرټیکل (a) (2)157 نه واخله تر د (d) پورې چې د اول استعمال حق ئے هم پختونخوا ته دے، نرخ مقرره کول هم، په (d) (2)157 کښې وائی چې دا صوبه به نرخ مقرر کوی او آمدن به هم پختونخوا ته راځی، زما د سرکار د کاغذونو مطابق اوس زما د بجلئ سالانه آمدن 158ارب روپئ دے، دې پختونخوا له به دا وکالت څوک کوی؟ مونږ خو پخپله په ډیکښې جنګ کوؤ، دا روډ دې واچولو او دا روډ دې وا نه چولو، دا روډ وران دے او دا روډ سم دے، دې سیکشن ته دومره پیسې پکار وې او دې سیکشن ته دومره، دا صحیح ده، دا کار هم ځان له کوی، دا ډاکیومنټس صحافیانو له هم نه ورکوی، بیا به هغوی یو خو واک آؤټ کوی، د پختونخوا خلق دې پخپله تپوس اوکړی چې که دا بجټ د دې اولس د پاره وی نو بیا دا ډاکیومنټس ولې پټوی، دا ولې نه پبلک کوی؟ ټولو Stake holders سره مشاورت ولې نه کوی، اجتماعی دانش نه ولې کار نه اخلی، زمینی حقائقو ته ولې نه ګورئ؟ د صوبې د خلقو مشکلات ولې په نظر کښې نه ساتئ او د مرکز په وړاندې د صوبې وکالت نه ولې دستبرداره شوئ؟ دا به تاسو د پختونخوا خلقو له جواب ورکوئ او زه به ئے په دلیل ثابتوم، ما ته به وزیر خزانه صاحب وائی چې درې نیم کاله د دوئ په مرکز کښې اقتدار وو، د پاکستان آئینی تقاضا این ایف سی ایوارډ ولې نه دې جاری شوے؟ د دې جواز یا د دې جواب به وزیر خزانه ورکوی۔ زه په دعویٰ سره دا خبره کوم چې تحریک انصاف د اتلسم ترمیم دشمن دے، په 2010ء کښې آئینی اتلسم ترمیم راغلے

Floor of the ، زه به د انفارمیشن ډیپارټمنټ نه شروع اوکړم جناب سپیکر، دے ، زه به د انفارمیشن ډیپارټمنټ نه شروع اوکړم جناب سپیکر House وایم چې په 2013ء کښې دا پی ټی آئی په اقتدار کښې راغلې ده، بشمول هر ډیپارټمنټ په ایجوکیشن ډیپارټمنټ دلته پابندی لګیدلې ده چې په اتلسم آئینی ترمیم به عمل درآمد نه کوئ، دا د میډیا ملګری ناست دی، انفارمیشن ډیپارټمنټ نن هم که رجسټریشن دے ، که ABC Certification دے ، که آډټ دے ، که Circulation دے ، دا اختیار د پاکستان آئین د اتلسم ترمیم د لاندې پختونخوا له هم ورکړے دے ، پنجاب له ئے هم ورکړے دے ، دلته پی ټی آئی پابندی لګولې ده چې په اتلسم آئینی ترمیم به عمل درآمد نه کیږی۔ جناب سپیکر، مونږ تپوس کوؤ چې این ایف سی ایوارډ نه جاری کیږی، وزیر خزانه صاحب په خپل تقریر کښې اووئیل چې نن د هغه آئینی ترمیم برکت دے چې په War on terror کښې د پختونخوا یو پرسنټ، نن اړسټھ (68) ارب روپئی دی، په 2010ء کښې این ایف سی ایوارډ جاری شوے دے ، پینځه کاله پس پکار وو، په 2020ء کښې نهم کال وو، 2015ء کښې او نه شو، 2020ء کښې لسم کال وو او نه شو، یوولسم Due دے ، پکار دا ده او ماته به ښائی، نهم کال دے ماته دې داسې دا حکومت Statement اوښائی چې زما وزیر اعلیٰ په CCI کښې ممبر دے ، آیا چې لسم پورې آئینی این ایف سی ایوارډ نه دے جاری شوے ، کله دا حکومت راپاڅیدلے دے او مرکز ته ئے وئیلی دی چې ته این ایف سی ایوارډ جاری کړه؟ دا کوم جواز دے چې سندھ نه منله، پنجاب نه منله، جناب سپیکر، وزیر اعظم Constitutional authority ده، اتلسم آئینی ترمیم کیدلے شی او این ایف سی ایوارډ نه شی جاری کیدلے ؟ په دې ضم اضلاع کښې پختونخوا سره چې مردم شماریٔ کښې کوم ظلم شوے دے ، دا څکه شوے دے چې په این ایف سی ایوارډ کښې د آبادیٔ خپله برخه ده۔ تاسو اوګورئ چې نن د لوډ شیډنګ په وجه باندې ټوله صوبه په احتجاج ده، آیا ماته دې دوئ اووائی چې دوئ د دې صوبې د بجلیٔ یا د نورو قدرتی آمدن د ذریعو وکالت کوم ځائې کښې کړے دے ، کله ئے کړے دے ، څنګه ئے کړے دے ؟ دوئ خو Surrender دی، زمونږ صوبه Surrender ده، آیا ماته وزیر خزانه صاحب وئیلے شی، ضروری نه وه چې کله بجټ پاس کیدو، نن دا بجټ ستاسو د اسمبلیٔ نه به پاس کیږی، دا

Constitutional د ه، آیا د بجټ تیاری په دې اسمبلئ کښې نه وه پکار؟ مونږ به هم ناست وو جناب سپیکر، د 1991ء د AGN Qazi formula د لاندې زمونږ د دې صوبې مرکز زرګونه ارب قرض داربے دے، نن د لوډ شیډنګ په وجه باندې اتهاره اتهاره ګهنټې، دوئ وائی چې صنعت مخکښې تلے دے، صرف په بونیر کښې د بجلئ د ګرانئ په وجه د ماربلو شپږ سوه کارخانې بندې شوې دی۔ جناب سپیکر، دا هغه حقوق دی، تا ماله په غرونو کښې لاچی اوکړل، ته نن قانون دلته راوړې چې د صوبې هیلی کاپټر د وزیر اعلیٰ نه پس وزیران هم استعمالوی او سرکاری افسران ئے هم استعمالوی، ته زما صوبې ته وئیلې شی چې د کهربونو روپو اثاثې اوسوزیدلې، تاسو په دې بجټ کښې د هغه قدرتی یا د انسانی آفاتو د پاره کوم انتظام کړے دے؟ جناب سپیکر، حقیقت دا دے چې د دې حکومت دلچسپی نشته، نن تاسو ګرانئ ته اوګورئ، خلق بنه خوشحاله دی، په دې شکل باندې چې که احتجاجونه کوی نو یو بل پسې خبرې کوی، تر مینځه جهګړې کوی، نن د ضم اضلاع خبره کیږی، ایک هزار ارب روپئ اعلان شوے وو چې کله دا علاقې ضم کیدې نو جناب سپیکر، نن هغه اماؤنټ کوم ځائې دے؟ نن هم په هغه Merged علاقو کښې Mines لا پراته دی، د انټر نیټ سهولت هلته کښې نشته او ډیره د حیرت خبره دا ده چې که لږ ډیر Fund execution کیږی نو هغه د چا په لاس کیږی؟ دا هم یو ډیر لوئے سوالیه نشان دے۔ جناب سپیکر، حقیقت دا دے چې په دې بجټ کښې ما اوکتل چې د میډیکل کالجونو اعلانونه اوکړے شو، وزیر خزانه صاحب چې تقریر کولو نو دلته نه آواز اوشو، وئیل ئے مانسهره کښې کالج، وزیر خزانه صاحب وئیل په مانسهره کښې هم میډیکل کالج منظور دے، اعلانونه د میډیکل کالجونو کوه او فنډ ورله د پټوارخانو ورکوه، په دې منطق مونږ نه پوهیږو چې یو وائی چې Ifs and buts چې دا راشی دا به کیږی، چې دا فنډ راشی دا به کیږی، وکالت هم نه کوی، Through forward هم 1300 ارب روپئ ته اورسوله، د سوؤنو ارب روپو منصوبې صرف د ممبرانو د خوشحالولو د پاره چې تختئ اولګوی، دا روډ منظور شو، تاسو خو په Isolation کښې روان یئ او زه په هغه فکرز کښې نه ځم، هغه خو ډیره واضحه خبره ده چې په اول ځل باندې د بجټ تقریر چې وزیر خزانه صاحب کولو نو مونږ نیمه ګهنټه

صفحې کتلې چې وزیر خزانه صاحب د کوم ځائې نه لګیا دے ، داسې چرته نه ده شوې، بیا په بجټ تقریر کښې او په بریفنګ کښې فرق وی، مونږ ته به ئے وئیلی وو چې مونږ به هم بریف ورکوؤ، داسې خو نه وی پکار، دا پبلک ډاکیومنټس دی، دا چې څومره اسان کیدے شی، دا چې څومره په اسانه ژبه کښې وی، دا زه دا هرګز نه وایم خو دلته یو Collective wisdom جناب سپیکر، منسټر صاحب د سسټم نه اوس خبر شوے دے ، ده په Floor of the House اعتراف کړے دے چې د اسلام آباد نه مونږ ته مشکلات دی، د اسلام آباد نه مشکلات ټول عمر وی، دا مشکلات یواځې تاته نه، مونږه هم حکومت کړے دے ، مونږ ته هم مشکلات وو خو مونږ څه کار کړے دے ؟ مونږ د Collective wisdom نه کار اغستلے دے۔ زه به بلدیاتو له راشم، جناب سپیکر، وزیر خزانه صاحب دې متوجه شی، د پختونخوا حکومت د آئین پاکستان خلاف ورزی کړې ده، دا Local Bodies Act چې د پرویز خټک صاحب په دور کښې دوئ جوړ کړو، بیا ئے په خپل ایکټ کښې پینتالیس چهیالیس (46 / 45) امنډمنټس اوکړل، خوشدل خان صاحب ناست دے ، د پاکستان آئین په آرټیکل 140A کښې وائی چې پاکستان کښې به درې Tiers حکومت وی، مرکزی حکومت، صوبائی حکومت او مقامی حکومت، د Eighteenth amendment د لاندې Devolution of power شوے دے ، سیاسی اختیار، انتظامی اختیار، مالی اختیار، دا د پاکستان په آئین کښې آرټیکل 140A وائی، دا اوس عنایت الله خان هم خبره اوکړه او ټولو ممبرانو هم خبره اوکړه، دا چې کوم ایکټ دے د هغې نه د پی ټی آئی حکومت وزرې وهلې دی، د هغې د لاندې د کلاس فور د ټرانسفر اختیار هم نه دے ورکړے ، Even دا چې د منصوبو نشاندهی هم کوی نو په هغې کښې ئے ورته وئیلی دی چې دومره فنډ به ته په دیکښې استعمالوې، دا خو په پردی اختیار کښې ګوتې وهل دی، دا د آئین خلاف ورزی ده۔ جناب سپیکر، زمونږ به ټولو جماعتونو ته هم درخواست وی، عوامی نیشنل پارټی د دې صوبې ټولو منتخب نمائندګانو ته نن اعلان کوی چې د آئین پاکستان د 140A د لاندې به چې کومې ضلعې خود مختاره وی یا چې کوم Devolution of Power دے ، ان شاءالله عدالت ته به ځو، زما توقع ده چې عدالت به د آئین بالا دستی دا به برقرار ساتی

او ان شاءالله دا Devolution of Power چې دے دا که سیاسی دے، دا که مالی دے، دا که انتظامی دے، دا د پاکستان آئین مقامی حکومتونو له ورکړے دے، عوامی نیشنل پارټی به د ټولو جماعتونو په مرسته او د ټولې صوبې د نمائندګانو په مرسته دا آئینی حق چې دے دا به بلدیاتی نمائندګانو له ګټی ان شاءالله که خیر وی۔ زه منم چې پاکستان یو ریاست دے، پاکستان کښې آئین دے، ته څنګه Civil Service Act ته وائې چې زه MTI راولم، په تاسو باندې د تنخوا ګانو بوجھ دے چې تنخوا ګانې سیوا دی، پینشن دے۔ جناب سپیکر، د قانون مطابق چې کلاس فور هم بهرتی شی هغه ته Job security وی، دا د هغه Human right دے، د هغه Job د سرکار په کاغذ کښې Secured دے، دا لارې چې جوړوی، MTI راولی، نرسان هم په احتجاج دی او دا د هغوی Human right دے چې هغوی د خپل Job security غواړی، دا د ریاست ذمه داری ده چې خلقو له به د سر تحفظ هم ورکوی، د مال تحفظ به هم ورکوی، د سر تحفظ کښې چې کوم خلق ملازمین دی، د هغوی ملازمت شامل دے، دا به حکومت په ځان بوجھ نه راولی او نقصان ته ئے اوګورئ، جناب سپیکر، ماله به ټائم راکوئ جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، تمام پارلیمانی لیډرز ته یو هومره ټائم وو، بیس منټ ټولو د پاره وو، یو رنګ تمام پارلیمانی لیډرز ته یو هومره وخت وو۔

جناب سردار حسین: خیر دے زه به د صوبې د مفاد و خبره کوم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ده، د صوبې د مفاد و د پاره به ټول ممبران خبرې کوی۔

(قطع کلامی)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، هغه اوګوره، زما وروڼره هم سفارش کوی، خیر دے جناب سپیکر، خیر دے-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، دا خبرې ډیرې اهم دی، لږ ټائم ورله خیر دے ورکړئ؟

جناب سردار حسین: مهربانی۔ پی ټی آئی د MTI څنګه دا فیصله او دې نتیجې ته اورسیدل چې هسپتالونه ځکه نه چلیږی چې مینجمنټ خراب دے، نو آیا مونږ چې

پختونخوا کښې کلاس فور هم بهرتی کوؤ یا به اشتهار کوؤ او یا به Employment Exchange Certificate خو د هغې Qualification وی چې عمر به ئې دا وی، ډومیسائل به ئې دا وی، Mentally به برابر وی، زه نن تپوس کوم چې غیر آئینی کار اوشو، دا انتظامی اختیار، ایگزیکټیو اختیار یو فرد ته لیډی ریډنگ کښې ملاؤ شو، آیا هغه کوم امتحان برکی صاحب پاس کړے دے چې هغه راغلے دے، د اربونو روپو مالی اختیار ورته هم ملاؤ شو او انتظامی اختیار ورته هم ملاؤ شو؟ دا خو سوال دے خو د هغه نه به څوک تپوس کوی؟ هغه خو سول سرونټ نه دے۔ جناب سپیکر، د اقرباءپرورئ د پاره د اسمبلئ عددی تعداد د خپلو سیاسی مقاصدو د پاره استعمالول د سرکاری وسائلو اختیار غلط استعمال دے۔ جناب سپیکر، تاسو اوګورئ چې نن که مونږ هیلتھ ته اوګورو چې د اربونو روپو کرپشن ځکه راغلو چې خلق خو Reluctant شول، هسې ئې هم نهه نیم کاله اوشو خو دا نوې پختونخواته را نغلو، په نوې پختونخوا کښې ئې په یو کس باندې هم لاس نه دے اچولے۔ جناب سپیکر، مونږ دوئ ته خواست کوؤ چې که په مینجمنټ کښې فرق وی، که Infrastructure کم وی، که افرادی قوت کم وی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Speech windup کړئ جی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> پکار ده چې هغې له انتظام اوکړی۔ زه به تاسو له هر خبر کښې یو یو خبر درکوم، تاسو ما لږ پریږدئ۔ په انفارمیشن ډیپارټمنټ کښې 1400 کسان، دا ریاست مدینه ده، الله د پاکې نامې نه زار شم، 1400 سو کسان په انفارمیشن کښې په 25 هزار روپئ باندې بهرتی کړل، په 25 هزار، خپل کسان، هسې هغه که هم هر څوک دی-----

<u>ایک رکن:</u> اسی صوبے کے لوگوں کو بھرتی کیا ہے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> هر څوک چې دی خو ضرورت ئې څه وو؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Cross talk مه کوئ جی، بابک صاحب، Windup کړئ، ستاسو ټائم Over شو جی۔

جناب سردار حسین: نن تاسو خپل پوزیشن ته اوگورئ چې ستاسو انفارمیشن ډیپارټمنټ شته دے ، تاسو فیصلې اسمبلئ ته راوړئ، ستاسو فیصلې په کوټونو کښې کیږی، سټینډنګ کمیټئ ته ئے راوړئ، پبلک ئے کړئ، دا کار د صوبې په مفادو کښې دے ، کوم چې د عوامو مفادو کښې وی، مونږ به د رسره ټول ملګری یو، څوارلس سوه کسان ئے بهرتی کړل، تاسو په دې سوشل میډیا باندې مخالفو ته کنټرل کوئ؟ جناب سپیکر،اوس به په سرکاری توګه باندې د سرکار نه به پیسه ځی او خپل مخالف به پرې کنځی۔ دا یو دا سې عمل دلته په سیاست کښې روان دے جناب سپیکر، مونږ دلته شپږ میاشتې په فارسټ باندې جهګړې او کړې چې دوئ به وئیل مونږ یو کروړ ډکی کرلی دی او مونږ به وئیل نه، نه مو دی کرلی، که یو ارب دوئ کرلی وواو که یو کروړ دوئ کرلی وو، د هغې ټول ثبوتونه ئے ختم شو، ځنګلات لاړل ټول اوسوزیدل۔ جناب سپیکر، زه تپوس کوم چې د آئین د آرټیکل 158 د لاندې خو دا ګیس زما د صوبې پیداوار دے ، دلته د کرک زمونږ میاں صاحب ناست دے چې کرک ضلع ئے هم پیدا کوی، کرک ضلعې له هم کنکشن نه ورکوی نو بیا چې مونږ خبره کوؤنو بیا دوئ وائی چې د صوبائیت خبره کوی، صرف د پختونخوا خبره کوی، یا هلکه! دا پښتانه خو هندوستان کښې نه پاتې کیږی، په پاکستان کښې پاتې کیږی، دا پختونخوا هم د دې پاکستان صوبه ده کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، Windup کړئ جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، دا ضروری ده، زه په اخره کښې راځم چې په دې بجټ کښې چې کوم د زنانؤ د پاره سکیم دے ، خاصکر د Youth د پاره، جناب سپیکر، زه دا Appreciate کوم ځکه چې مونږ به د Youth زنانه، دا به ځکه فوکس کوؤ چې دلته تر څو پورې Empowerment نه وی شوے ، زما دلته د وزیر خزانه صاحب نه دا هم خواست دے چې دوئ وئیلی وو چې زمونږ حکومت به پنځوس اربه روپئی قرضه اخلی، زما به ورته دا خواست وی چې د خیبر بینک په ذریعه باندې پکار ده چې دا قرضې په ارزانو شرائطو باندې لاندې ټریډرز ته، دې لاندې تاجرانو ته او دغه ټولو خلقو ته لاړې شی۔ جناب سپیکر، زه به د حکومت نه ضرور دا مطالبه هم کوم چې د کهربونو روپو اثاثه جات اوسوزیدل،

تر اوسه پورې حکومت څه کړي دي؟ کميټۍ ئې جوړه کړې ده يا که څه عمل ئې کړې وي؟ په اخر کښې وزير خزانه صاحب په خپل سپيچ کښې هم وئيلي وو، بالکل عمران خان صاحب وزير اعظم وو نو تاسو احتجاج نه کولو، اوس هلته اپوزيشن دے، د صوبې د حق د پاره، د صوبې د هرې قرضې د پاره به مونږه ان شاءالله تاسو سره ولاړ يو که خير وي۔ جناب سپيکر، راپاڅيدل به څکه غواړې چې مونږ بانديې بين الاقوامي تجارت هم بند دے، خپل آئيني حقوق هم نه راکوي او بيا دوئ کښې هم دا انصاف نشته، که لږ ډير وسائل دي، په هغې کښې د ډير وخت نه د اپوزيشن حلقې چې دي، هغه ئې د ديوال سره لګولې دي۔ جناب سپيکر، دا به هم دوئ ته زما خواست وي چې مهرباني اوکړئ، دا خلق چې دي دا د صوبې خلق دي، مهرباني اوکړئ، دا Tax payers دي، مهرباني اوکړئ دا د ملک باشندګان دي، دوئ سره نور ظلم او زياتے مه کوئ۔ مهرباني۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مننه جي، تهينک يو۔ جناب سردار محمد يوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس حکومت کا یہ چوتھا بجٹ ہے اور اس پارٹی کا میرے خیال میں یہ نواں بجٹ ہے کہ جب سے پاکستان تحریک انصاف حکومت میں آئی ہے، یہ پہلی پارٹی ہے کہ اس صوبے میں ان کو دو دفعہ حکومت کرنے کا موقع ملا ہے لیکن اس حوالے سے ان کا جو بجٹ ہونا تھا یا اس صوبے کی ترقی ہونی تھی، وہ مثالی ترقی ہونی چاہیئے تھی لیکن آج نو سال کے بعد بھی جہاں انصاف کے حوالے سے بات کی جائے تو انصاف کی انہوں نے دھجیاں بکھیریں۔ یہاں پر جس طرح محترم وزیر خزانہ صاحب جو ایک پڑھا لکھا اور تجربہ کار شخصیت ہیں، انہوں نے سب سے پہلے جو یہ بجٹ پیش کیا، جو تیار کیا ہے، اپنی ایک پارٹی کی تشہیر کی ہے جناب سپیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بجٹ کی جتنی Books ہیں، ان پر اپنی پارٹی کی تشہیر کے لئے جو یہ جھنڈے کا استعمال کیا ہے، اس کے ساتھ ہی اس کا نام جو لکھا ہے کہ خود دار خیبر پختونخوا، خیبر پختونخوا کے عوام تو خود دار ہیں لیکن حکومت بے کار ہے، یہ اس وجہ سے بھی کہ اس صوبے کی ایک روایت رہی اور ایک عرصے سے ہمیں بھی پتہ ہے کہ الحمد للہ جو بھی بات ہوتی تھی پورے صوبے کے مفاد میں ہوتی تھی، جو بھی پالیسی بنتی تھی یا بجٹ میں جو Provision رکھی جاتی تھی، صوبے کے عوام کے مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے رکھی جاتی تھی، کوئی بھی

حکومت ہوتی ہے، چاہے وہ چیف منسٹر ہیں، منسٹر اور پھر پارٹی کے جو ممبران اسمبلی ہیں، انہوں نے حلف لیا ہوتا ہے کہ وہ بلاامتیاز پورے صوبے اور عوام کی خدمت کریں گے لیکن ہم نے پچھلے چار سال سے دیکھا ہے کہ یہاں جب کبھی بھی جو بات ہوئی ہے، دعوے تو کئے گئے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں ہوا۔ جناب سپیکر، میں بجٹ کے حوالے سے لمبی چھوڑی کیا بات کروں، میں Generally ایک بات کرتا ہوں، میں محسوس کرتا ہوں کہ اس صوبے کے عوام کے ساتھ بڑا ظلم تو یہ ہے کہ یہاں پر اکثریت کے بل بوتے پر تحریک انصاف ہر وہ کام کرتی ہے جو ان کی اپنی مرضی کے مطابق ہو، نہ کہ عوام کے لئے ہو، اسی طریقے سے جس وقت بھی کوئی اپوزیشن کی طرف سے اچھی تجاویز آئی ہیں، اپوزیشن کا یہ کام ہے کہ جو نشاندہی کرتی ہے، وہ عوام کے مفاد میں ہوتی ہے، حکومت کے مفاد میں بات ہوتی ہے لیکن انہوں نے اس کی مخالفت اس وجہ سے کی ہے کہ یہ بات اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے، حالانکہ ان کو چاہیئے تھا کہ جو بھی اچھی تجویز آئے تو اس پر یہاں ڈسکشن ہونی چاہیئے، اس پر بحث ہونی چاہیئے، اس کے مطابق اگر وہ قابل قبول ہو تو اس پر عمل بھی ہونا چاہیئے لیکن جب کبھی بھی یہاں کوئی بات ہوئی، اس کو اکثریت کے بل بوتے پر مسترد کر دیا گیا۔ جناب سپیکر، جس طرح کہ چار سال میں ہم نے دیکھا کہ بڑے دعوے کئے، ایک کروڑ نوکریاں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک کروڑ کے بجائے میرے خیال میں لاکھوں لوگوں کو بے روزگار بھی کیا، ان کی حکومت کا یہ دعویٰ تھا، وزیر خزانہ صاحب نے خیبر پختونخوا کے بجٹ کی بجائے پاکستان کا پورا ایک تجزیہ پیش کیا ہے، حالانکہ یہ مرکزی بجٹ نہیں ہے، یہ صوبے کا بجٹ تھا، اس کا تجزیہ پیش کرتے لیکن انہوں نے عمرا ن خان کی قصیدہ خوانی کی ہے کہ عمران خان نے یہ کیا اور وہ کیا، ہم نے بھی دیکھا، اس ملک کے عوام بھی اچھی طرح جانتے ہیں، پوری دنیا بھی اچھی طرح جانتی ہے، اسی وجہ سے ہر شخص یہ کہتا ہے کہ "یوٹرن خان" کی بات ہے، U-turn لینا ان کی عادت ہے، دعوے تو بڑے کرتے رہے لیکن عمل نہیں ہوا، جس کی وجہ سے آج پاکستان بھی متاثر ہوا، ہمارا صوبہ بھی متاثر ہوا ہے، عوام بھی متاثر ہوئے ہیں، اگر اس وقت بھی یہ خیال کیا جاتا کہ مہنگائی تو اس وقت سے شروع ہوئی جو رکنے کا نام ہی نہیں لیتی، ناقص پالیسیوں کی وجہ سے آج پاکستان بحران کا شکار ہے، روز بہ روز مہنگائی زیادہ ہوتی ہے، ابھی صرف یہ دعوے ہوتے ہیں کہ جس وقت حکومت ختم ہوئی ہے، تنقید کی جاتی ہے کہ ایک دو مہینے کا حساب لیا جاتا ہے، پچھلے چار سال سے وہ چلے

گئے، اس کا حساب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں، اس وجہ سے میں تو یہ کہوں گا کہ انصاف کا تقاضا ہے کہ اپنا حساب بھی دینے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، اب جو Alliance government بنی ہے، جو حکومت اس وقت آئی ہے، وہ اگر اس ملک اور عوام کے لئے ریلیف کا کچھ کام کرتی ہے، اس کو روکنے کے لئے مختلف حربے بھی استعمال کئے جاتے ہیں لیکن جو کچھ ان کا فرض بنتا تھا، انہوں نے اس ملک کے لئے اس صوبے کے لئے بھی کچھ نہیں کیا، یہاں پر ہم بڑی توقعات رکھتے تھے کہ جو پچھلے دس سال سے، یہ دسواں سال آرہا ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت ہے، یہاں پر سڑکیں اچھے طریقے سے بنی چاہیئے تھیں، Infrastructure develop ہونا چاہیئے تھا، یہاں روزگار مہیا ہونا چاہیئے تھا، یہاں بلین ٹریز کی جو بات ہو رہی تھی تو بلین ٹریز سے یہاں خوشحالی ہونی چاہیئے تھی لیکن آپ نے دیکھا کہ اسی اسمبلی میں سب سے پہلے ایک کمیٹی بنائی گئی، پارلیمانی کمیٹی اور اپوزیشن کی طرف سے یہ مطالبہ ہوا تھا، یہ چیلنج بھی کیا تھا کہ آپ بلین ٹریز کے دعوے کرتے ہیں، آئیں Ground پر Reality دیکھیں لیکن حکومت اس سے منحرف ہو گئی، کسی جگہ وزٹ کے لئے نہیں گئے بلکہ ہم بنوں میں گئے، اکرم درانی صاحب کی دعوت پر اور اپوزیشن کے جو ممبر تھے وہ سارے پہنچے لیکن حکومت کے ممبرز وہاں نہیں گئے، اب انہوں نے مختلف علاقوں میں جو پہلی دفعہ اتنے جنگلات انہوں نے جلا دیئے ہیں، یہ سننے میں آیا ہے کہ خود انہوں نے وہ آگ لگوائی ہے، اس کی بھی انکوائری ہونی چاہیئے، وہاں صرف اور صرف اس بات کو چھپانے کے لئے کہ ہم نے تو درخت لگائے تھے اور وہ آگ کی لپیٹ میں جل گئے، یہ بھی ایک مکمل انکوائری ہونی چاہیئے، انصاف کا تقاضا ہے کہ اس ہاؤس کی کمیٹی بنی چاہیئے، ان جنگلات کا وزٹ کرنا چاہیئے، ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے، اس کے ساتھ ظلم تو یہ ہوا ہے کہ ان جنگلات میں جو صدیوں سے جو لوگ رہتے تھے، Livestock تھا، وہاں پر لوگوں کا ایک روزگار تھا، ان پر بھی پابندیاں لگائی گئیں بلکہ ان کے روزگار کو تباہ کیا گیا ہے۔ آج جو درخت تھے یا جو پودے تھے وہ بھی نہیں ہیں، یہ انہوں نے جو ڈبل نقصان کیا ہے، اس کی ذمہ دار یہی حکومت ہے، ان کو اس کا جواب دہ ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، یہاں میں اپوزیشن کی بات اس لئے کرتا ہوں کہ حلف لینے کے باوجود کہ بلا امتیاز پورے علاقے کے ترقیاتی کام کئے جائیں گے لیکن انہوں نے اس حلف کی بھی خلاف ورزی کی ہے، اپوزیشن کو دیوار کے ساتھ لگا دیا، ہمارے حلقوں کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے، دوسروں کے حلقوں کا مجھے تو پتہ

نہیں لیکن میں اپنے حلقے کی بات ضرور کروں گا اور یہ الیکشن کے دوران ان کے فیڈرل منسٹر، ان کے جو ذمہ دار لوگ تھے، یہ جو حالیہ بلدیاتی الیکشن میں وہاں پر انہوں نے جو Rules اور قانون کی دھجیاں بکھیریں، جو Violation کی اور انہوں نے وہاں پر Campaign چلائی ہے، وہاں پر لوگوں کو کہا کہ اگر آپ ووٹ ان کو دیں گے، ہم انہیں فنڈ بھی نہیں دیں گے، ہم نے پہلے بھی ان کو فنڈ نہیں دیا ہے، اعتراف کیا ہے، اس کے باوجود مانسہرہ میں ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے تینوں تحصیلیں جیتی ہیں کیونکہ لوگوں کو حقیقت کا پتہ ہے، انہوں نے باقی جو اس صوبے میں جس طریقے سے الیکشن لڑا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ جناب سپیکر، اب بلدیاتی جو الیکشنز تھے وہ کرا کے ان کے اختیارات بھی کم کر دیئے حالانکہ ان کا دعویٰ تھا کہ Gross roots پر ہم اختیارات منتقل کریں گے لیکن اختیارات دینے کے اعلان کے باوجود ان کے اختیارات اور کم کر دیئے گئے۔ ابھی تک حلف بھی نہیں ہوا، بہت سارے جو تحصیل چیئرمین تھے یا جو میئر تھے، اس وجہ سے میں یہ کہوں گا کہ کس بات پر یقین کیا جائے؟ جو بھی اگر یہ دعویٰ کرتے ہیں، چاہے وہ ایجوکیشن سیکٹر ہے، چاہے وہ ہیلتھ سیکٹر ہے، چاہے روڈ سیکٹر ہے، یہاں پر اس کتاب میں بڑے خوبصورت انداز میں وزیر خزانہ صاحب نے اس دن جو بجٹ پیش کیا، جو سبز باغ دکھائے، ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ بات اگر کوئی ذمہ دار شخص اس Floor پر کرتا تو اس پر عمل بھی ہونا چاہیئے لیکن عمل کے لئے ہمیں ان سے کوئی امید نہیں۔ انہوں نے پچھلے چار سال میں کوئی میگا پراجیکٹ نہیں کیا، کسی جگہ کوئی بڑی سکیم نہیں کی، یہاں پر صرف اور صرف پاکستان میں اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان مسلم لیگ نون نے ان شاءاللہ اپنے دور میں بڑے بڑے پراجیکٹس کئے، موٹر ویز بنائے اور اسی طریقے سے ڈیمز بنائے۔ یہاں پر عوام کی جو ضرورت ہے، وہ بلا امتیاز، اس صوبے میں بھی موٹر وے بنایا ہے، وہ مسلم لیگ نون کے میاں نواز شریف کے دور میں بنا اور پھر ہزارہ میں جو موٹر وے بنا ہے وہ بھی نواز شریف کے دور میں بنا ہے۔ اسی طریقے سے ڈیمز بنے ہیں، وہ بھی اس دور میں بنے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم نے ان کے 375 ڈیمز تو نہیں دیکھے ہیں کہ وہ کدھر ہیں؟ یہاں آج بجلی Produce کی جاتی ہے اور لوگوں کو سہولت ہوتی لیکن میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہماری طرف اگر مانسہرہ موٹر وے بنا ہے تو وہ اس دور میں بنا ہے لیکن جو کام ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے درمیاں رہتا تھا، اب اس وقت لوگوں کو تکلیف ہے، اس کا بھی ازالہ نہیں کیا، بلکہ مانسہرہ سے لے کر جو ٹول پلازہ سے آگے جو روڈ ہے، پچھلے

تین چار سال سے ہم یہ سنتے آرہے ہیں کہ اس کے لئے فنڈ رکھا ہے لیکن اس پر بھی کام نہیں ہوا۔ میرا حلقہ انتخاب جو کہ بفہ تحصیل، پکھل نئی تحصیل ہے، میں نے پہلے دن سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہاں پر کوئی کالج نہیں ہے، جناب سپیکر، ایجوکیشن پر جو یہ بڑا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے کالجز بنائے، یونیورسٹیز بنائیں، ہم نے ہائر سیکنڈری سکول بنائے لیکن میں اپنی مثال دیتا ہوں کہ بفہ پکھل جو تحصیل ہے، اس میں نہ گرلز کالج ہے، نہ بوائز کالج ہے، میں کئی دفعہ اس Floor پر یہ مطالبہ کرتا رہا ہوں کہ میں نے تحریری طور پر ڈیمانڈ کی ہے لیکن ابھی تک اس کی منظوری نہیں ہوئی، حالانکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس ہاؤس کے Floor پر Commitment کی تھی، اب بھی میں نے یاد دہانی کرائی اور کہتے ہیں کہ آپ نے ایک ڈیم وہاں پر بھی اعلان کیا، بھائی جو ایک کمیٹی بنائی ہے، اس کمیٹی کی رپورٹ کی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس میں Feasible ہی نہیں ہے، میں حیران ہوں کہ جہاں چار پانچ لاکھ کی آبادی کے لئے کالج Feasible نہ ہو تو کس کے لئے کالج Feasible ہو گا؟ جو عام غریب لوگ ہیں جو پرائیویٹ سکولوں، پرائیویٹ کالجوں میں جو وہ Afford نہیں کر سکتے، ان کو اگر گورنمنٹ تعلیمی سہولت فراہم نہیں کرے گی تو وہ کہاں تعلیم حاصل کر سکیں گے ؟ ابھی بھی بہت سارے سکولوں سے آج صبح مجھے ٹیلیفون آیا ہے کہ اکثر سکولوں میں جو پوسٹس Vacant ہیں اور انہیں Fill نہیں کیا جا رہا۔ جناب سپیکر، میرے حلقے میں بھی کونچ ویلی ہے، سرن ویلی ہے اور بفہ پکھل وغیرہ میں بہت سارے ہائی سکولوں میں پوسٹس Vacant ہیں اور ابھی صبح کاغان سے ایک شخص نے ٹیلیفون کیا کہ اٹھارہ پوسٹس ہائر سیکنڈری میں Vacant ہیں، ہائر سیکنڈری تو بنا دیا لیکن وہاں پر ٹیچرز نہیں ہیں، وہ بچے کس طریقے سے تعلیم حاصل کر سکیں؟ جناب سپیکر، ہیلتھ کے حوالے سے پچھلے بجٹ میں ایک تجویز آئی تھی کہ ڈسپنسری سسٹم کا اجراء کیا جائے، ہر گاؤں میں ایک ڈسپنسری بنائی جائے تاکہ لوگوں کو First aid وہ مہیا کر سکیں، اس وقت ان کے منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب نے بھی جو کہ Respond کیا تھا کہ بڑی اچھی تجویز ہے، یہ شامل کریں گے لیکن اب بھی کسی جگہ ڈسپنسری سسٹم وہ شامل نہیں کیا، میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہمیں تو انہوں نے بالکل نظر انداز کیا لیکن ایک پالیسی ایسی بنائی جائے کہ کم از کم ان حلقوں میں بھی عام لوگوں کو تو سہولت ہو۔ جناب سپیکر، ہم یہ ان شاءاللہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں اگر ترقیاتی کام یا ڈیویلپمنٹ ہوئی ہے تو وہ نواز شریف دور میں ہوئی ہے، اب بھی شہباز شریف آئے ہیں

لیکن ان کے وزیر اعظم عمران خان 25 مارچ کو الیکشن کے دوران گئے تھے، حالانکہ انہیں نہیں جانا چاہیئے تھا، الیکشنز ہو رہے تھے، وہاں پر وہ کوئی اعلان نہ کر سکے، سوائے گالیاں دے کر واپس آ گئے، جو ان کی ایک عادت ہے، انہوں نے یہی سنا کر آئے۔ جناب سپیکر، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری یہ عادت نہیں ہے لیکن ہمارے وزیر اعظم وہاں گئے، ابھی جو گئے، انہوں نے حلف اٹھایا، وہاں پر انہوں نے میڈیکل کالج کا اعلان کیا ہے، وہاں پر انہوں نے ویمن یونیورسٹی کا اعلان کیا ہے، وہاں پر انہوں نے روڈ کا اعلان کیا ہے، وہاں پر انہوں نے ایئر پورٹ کا اعلان کیا ہے، انہوں نے وہاں پر Infrastructure develop کرنے کے لئے ایک ارب کا پیکج بھی دیا ہے، یہ ہوتا ہے کام، جو کام کرتا ہے۔ جب وزیر اعظم کسی علاقے میں جاتے ہیں تو وہ لوگوں کو وہاں پر سہولت دیتے ہیں، اسی لئے دورے ہوتے ہیں، یہ نہیں ہوتے کہ وزیر اعظم چلے جائیں، ملک کا وزیر اعظم ہو کر صرف اور صرف اپنی پارٹی کی تشہیر کریں۔ حلف جو اٹھایا جاتا ہے وہ بیشک ایک پارٹی کی حکومت ہوتی ہے لیکن ملک اور قوم کے لئے حلف اٹھا لیتا ہے کہ میں سب کی خدمت کروں گا لیکن آپ کو بھی اچھی طرح اندازہ ہے، مجھے احساس ہے کہ ٹریژری بنچز پر جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، انہیں بھی اس بات کا احساس ہے کہ بڑی زیادتی ہو رہی ہے، بہت زیادتی ہو رہی ہے کیونکہ تحریک انصاف کی جو پالیسی ہے وہ انصاف پر نہیں ہے، بلکہ بے انصافی پر مبنی ہے۔ اس میں صرف اور صرف ایک شخص کی تعریف کی جا رہی ہے، اس کو ایسا بنایا جا رہا ہے کہ خدانخواستہ وہ اس ملک کا بہت بڑا بادشاہ ہو، حالانکہ جمہوریت میں بادشاہت نہیں ہے، جمہوریت میں ہر شخص کا حق بنتا ہے، ہر شخص جوابدہ بھی ہے، جو ذمہ دار ہوتا ہے اس کو جواب دہ ہونا چاہیئے۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ ہمیں کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے؟ میرے حلقے مانسہرہ میں مسلم لیگ کے جتنے ہمارے ایم پی ایز ہیں، ان کے حلقوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، Illegal طور پر جو پی ٹی آئی کے Rejected جو کہ الیکشن ہی نہیں جیت سکے، ان کو فنڈز دیئے جا رہے ہیں کہ وہ وہاں پر کام کریں، حالانکہ یہ بھی سراسر ناانصافی نہیں بلکہ غیر قانونی ہے، یہ وہ بھی کام نہیں کرتے، سوائے اس کے کہ ٹھیکیدار کو پکڑ کر اس سے کمیشن لے لیتے ہیں بس، کام وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، بجٹ کے حوالے سے خیر بہت ساری باتیں جو کہ اس اسمبلی میں ہوں گی لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ان شاءاللہ جو کٹ موشنز آئیں گی، ہم ہر ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ضرور اپنے خیالات کا اظہار کریں گے لیکن اس وقت کم از کم یہ ان کا آخری

سال ہے، آپ کا آخری سال ہے، ان شاءاللہ آئندہ آپ کو موقع نہیں ملے گا۔ یہ صوبہ جس میں ہم بھی شامل ہیں، ہزارہ بھی اس کے ساتھ شامل ہے، کیوں ہزارہ کے ساتھ آپ ناانصافی کرتے ہیں؟ ابھی جو وہاں پر ٹورازم پولیس میں بھرتیاں ہوئی ہیں، ہزارہ سے صرف تین آدمی لیے ہیں، وہ بھی یہاں پر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، دو منٹ، جو کہ کتنی بڑی ناانصافی ہوئی ہے، وہاں لوگ نہیں تھے، وہاں نوجوان نہیں تھے، پڑھے لکھے نہیں تھے؟ صحت مند نہیں تھے کہ مانسہرہ میں تقریباً چالیس لوگ میں نے سنا ہے کہ ٹورازم میں بھرتی کئے گئے، ایک شخص بھی وہاں کا بھرتی نہیں ہوا، یہاں ایبٹ آباد میں صرف تین بھرتی ہوئے اور چالیس لوگ یہاں سے بھیجے، کیا ہزارہ کا حق نہیں بنتا، کیا ملازمتوں میں وہاں کا حق نہیں بنتا جو یہاں سے بھیجا جاتا ہے یا ہم کوئی علیٰحدہ صوبے میں رہتے ہیں، ہم کوئی علیٰحدہ کالونی ہیں؟ جناب سپیکر، اسی لئے ہزارہ میں مایوسی پھیلی جارہی ہے، اسی وجہ سے ہزارہ کے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے جو سراسر زیادتی اور انصاف والے بڑے دعوے کرتے تھے۔ جناب سپیکر، اسی لئے تو صوبہ ہزارہ کا بھی مطالبہ کرتے ہیں، آج بھی ہم کہتے ہیں کہ چھوٹے صوبے بننے چاہیئے، ہزارہ صوبہ بھی بننا چاہیئے کہ ہزارہ کے لوگوں کا حق ہے کیونکہ یہ ناانصافی کب تک ہوگی؟ جب تک ہمیں ہمارا حق نہیں دیں گے ہم صرف ہزارہ کی بات نہیں کرتے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: بلکہ جہاں پر بھی ملک میں اگر عوام کی خوشحالی کے لئے ضرورت ہو تو ملک کی بہتری کے لئے انتظامی طور پر چھوٹے صوبے بننے چاہئیں، مزید صوبے بننے چاہئیں، ہزارہ تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

سردار محمد یوسف زمان: نوجوانوں نے قربانی دی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: ہزارہ کا حق بنتا ہے، ہزارہ کو بھی چھوٹا صوبہ بنانا چاہیئے کیونکہ وہاں پر ناانصافی ہوئی ہے، ہمیں نظرانداز کیا گیا ہے، اس بجٹ میں بھی ہمیں نظرانداز کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، ہمارے لوگ، تھوڑی سی گزارش ہے، میں اکثر کبھی تقریر نہیں کرتا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، آپ کا ٹائم Over ہو گیا ہے، ٹائم اوپر ہو گیا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن گزارش یہ ہے کہ اتنا تو حق بنتا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: جہاں ناانصافی، ظلم اور زیادتی ہو، جب ہم وہاں آواز نہیں اٹھائیں گے تو پھر کہاں اٹھائیں گے؟ اس Floor پر ہمارا حق بھی بنتا ہے اور عوام کا حق بنتا ہے، ہم عوام کی بات کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ٹائم Over ہو گیا ہے، ایک منٹ میں Windup کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو ناانصافی ہے اس کو ختم کیا جائے اور یہی بات ہے کہ یہاں اس اسمبلی سے صوبہ ہزارہ کی جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس پر عمل درآمد کیا جائے، آپ کی حکومت نے، مرکز میں عمران خان صاحب نے بھی یہ اعلان کیا تھا، وہ بھی عمل نہیں کر سکے اور ابھی جو آپ کی طرف سے، میں کہتا ہوں کہ اس اسمبلی کی طرف سے جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس پر عمل کیا جائے، قومی اسمبلی میں اپوزیشن حمایت کرے گی، یہ استعفے دے کر باہر بیٹھے ہوئے مراعات بھی لے رہے ہیں، نہ اسمبلی میں جاتے ہیں نہ مراعات چھوڑتے ہیں، یہ کونسا استعفیٰ ہے؟ اگر استعفیٰ دیا ہے تو دے کر اس کی تصدیق کرائیں، پھر ان شاءاللہ ہم الیکشنز کرائیں گے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ الیکشن ہو، عوام کو ان کے حق سے محروم نہ کیا جائے۔ یہ جو کھیل کھیلا جارہا ہے یہ اس ملک کے ساتھ زیادتی ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Wind up کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: اس صوبے کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Wind up کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: اس پر اس طریقے سے کھیل نہیں کھیلنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں یہی کہہ رہا تھا کہ ہزارہ کو جو نظر انداز کیا گیا ہے، اس پر بھی انکوائری ہونی چاہیئے۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: جو اپوزیشن کے حلقوں کو نظرانداز کیا گیا ہے، اس پر بھی انکوائری ہونی چاہیئے اور جو یہ زیادتی کی گئی ہے، اس زیادتی کا ازالہ ہونا چاہیئے۔ اگر اس اسمبلی میں عوامی نمائندوں کی منتخب اسمبلی میں اگر ازالہ نہیں ہوگا تو۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: تو کیا مطلب ہے؟ عدالت عظمیٰ میں بھی گئے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: عدالت نے بھی فیصلہ کیا ہے، اس پر بھی عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ ابھی مجھے اطلاع ملی ہے، میڈم نگہت اورکزئی نے مجھے Inform کیا ہے، ہمارے ایک پرانے Colleague، بہت اچھے Colleague، بہت پرانے اور اچھے Colleague جناب بخت بیدار صاحب کی Death ہوگئی ہے، میں قلندر لودھی صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ ان کے لئے دعا کریں، بخت بیدار صاحب کے لئے دعا کریں جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام دے۔ محمود احمد خان بٹنی صاحب۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب کا نمبر ٹائم پر آئے گا، سب کا نمبر، محمود احمد بٹنی صاحب نہیں ہیں۔ مسٹر سردار خان صاحب۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر، صوبائی بجٹ برائے مالی سال 23-2022ء کو فنانس منسٹر صاحب نے پیش کیا لیکن زہ پہ بجټ باندې تفصیلی بحث نہ کوم، زہ د دې خپل PK-03 محدود، پہ هغې باندې بہ لږه رنړا واچوم۔ زمونږه پہ PK-03 خوازه خیلہ تحصیل باندې بیس کروړ روپئی پہ دې بجټ بک کښې چې دی هغه ئے ایښود لې دی خو زمونږ Seventy five percent روډونہ چې دی هغه کنډرات دی، خراب دی، د ګاډی د تګ راتګ قابل نہ دی، نو پہ دغه بیس کروړو روپو کښې دې اضافه اوشی او د هغه روډونو د پخولو د پاره دې بندوبست اوشی۔ جناب سپیکر صاحب، د خشک سالئ پہ وجه باندې موجوده کال کښې پہ علاقه PK-03 او پہ سوات

کبنې د پاکو اوبو د څښکلو ډیر زیات مشکلات او تکلیف جوړ شوے دے، په سکولونو کبنې اوبه نشته، په جماعتونو کبنې نشته، عوامو ته په محلو کبنې اوبه نشته، اپنی مدد آپ هغوی کوهیان کنستلی دی او هغه د دې سوکړې په وجه باندې اوچ شوی دی نو صوبائی حکومت دې هغې ته ترجیح ورکړی۔ ماشومان، زنانه، د سکول ماشومان بچی ځی او هغوی په کولرو کبنې سحر خان له اوبه راوړی، ډیر زیات مشکلات دی۔ که زه د هغوی فریاد اوکړم، زما ګاونډی عزیزالله ګران ایم پی اے چې دے، درې څلور میاشتې مسلسل هغه ته ما اووئیل چې دا هینډ پمپ بورنګ چې دے، یو دوه کوهیان زما په دې علاقه کبنې اوکنه، هغه بنه اوکړی خو نه ئے کوی۔ صوبائی حکومت مونږه دومره نظرانداز کړی یو جی، ډیر زیات په مشکلاتو کبنې یو، مونږ خلقو ته او هغه عوامو ته په دې حالاتو کبنې هغوی له د تسلئ جواب نه شو ورکولے۔ جناب سپیکر، په دې بجټ بک کبنې چې موجوده کوم بیس کروړ روپئی ایښودلې دی، که تاسو زما طرف ته لږه توجه راکړئ نو بنه به وی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زه توجه یم، ستاسو خبره اورم جی، تاسو خبره کوئ جی۔

جناب سردار خان: دا بیس کروړ روپئی چې په دې بجټ کبنې ایښودلې دی، تیر شوی درې بجټونو کبنې هم په دې بک کبنې پیسې د هغه علاقې د پاره بیس کروړ روپئی څه لګ بهګ ایښودلې وې، د ترقئ په مد کبنې ئے پیسې ایښودلې وې۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار خان صاحب، ستاسو خبری منسټر صاحب نوټ کوی، تاسو خپل سپیچ جاری ساتئ جی۔

جناب سردار خان: او درې بجټونه چې کوم تیر پیش شوی دی، نو زه ستا نه امید او توقع ساتم چې په هغې کبنې مونږ ته عوامو ډیمانډز پیش کړی دی خو مقامی ایم پی اے هغې کبنې نظرانداز شوے دے او کیدے شی که دا اخری بجټ وی نو په دیکبنې سپیشل هدایات محکمو ته، ادارو ته جاری کړه چې کم ازکم زمونږه د عوامو مشکلات چې دی هغه ادارو ته یوسو او هغوی په دې باندې د هغه خلقو د ترقئ د پاره هغه منصوبه بندی اوکړی جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار خان صاحب، تاسو Continue ساتئ جی، ستاسو سپیچ اوریدلے کیږی، تاسو Continue ساتئ جی۔

جناب سردار خان: نو که دغه دواړه خپله خبره کوی نو دوئ دې اوکړی، مونږ به کښینو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغوی به خپله کوی، تاسو خپله خبره کوئ کنه جی، هغوی خو تاسو سره۔۔۔۔

جناب سردار خان: نه نو دا خو حکومت دے، ایوان دے، ته به دوئ له۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خپل سپیچ کوئ جی، فنانس منسټر ناست دے، ستاسو سپیچ اوری جی۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر، ما تاسو ته اووئیل چې تاسو په دیکښې سپیشل هدایات جاری کړئ، بیس کروړه روپئی دی، دا زمونږ د پاره هم پورا دی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، تاسو خپله خبره کوئ جی، فنانس منسټر صاحب ناست دے، تاسو پکښې۔۔۔۔

جناب سردار خان: خو چې مونږ د عوامو د ترقئ د پاره محکمو ته هغه ډیمانډ ورکړو چې په هغې عمل درآمد اوکړی، دا درې څلور کاله خو راغلل، په هغې۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو په بجټ باندې بحث اوکړئ، په بجټ خبرې کوئ جی۔

جناب سردار خان: په هغه بجټ بحث کوم، په هغه کتاب کښې حاضری کوؤ چې دا بک یو سو واپس، نو بیا به بل څوک د هغه سکیمونو نشاندهی کوی؟۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یره جی تاسو خپله خبره اوکړئ۔

جناب سردار خان: او ته لږ په دیکښې سپیشل مهربانی اوکړه۔ بل چې دا موجوده حالات د خشک سالئ چې دی، د موسمیاتو، دا اوبه چې مسلسل په لاندې روانې دی، د دې د پاره دا وزیران صاحبان او دا کابینه دې کښینی او د دې د پاره دې یوه منصوبه بندی اوکړی که Soil conservation والا وی، که هر څوک

چې وی، په غرونو کښې چې کومې نالۍ دی چې هغه دا کچه ډیمونه غونډې جوړ شی، کم ازکم چې هغه اوبه هلته ستور کیږی چې د اوبو دا ټیبل لاندې نه غورزیږی۔ بله جی زمونږه موجوده بجټ چې کوم پیش شوے دے نو زه خو وایم چې کله د Salary او د Non salary توازن برابر نه وی نو د هغې پورې ترقی چې ده دا مشکله ده او د بهر دنیا نه مونږه قرض اخلو، په هغې باندې مونږه دا بجټ پاس کوؤ، راروان نسلونو سره مونږه دهوکه کوؤ، نو کابینې له پکار ده چې کوم د ریونیو نه د صوبې آمدن راځی، مزید د آمدن د پاره دوئ لارې اولټوی، تجارتی لارې دې اولټوی چې دا صوبه لږه په ترقئ باندې روانه شی او اخراجات کم کړی۔ د دې هغه بله ورځ ما اوریدلی دی چې د هیلی کاپټر بلونه پاس شو نو اوس خو مونږ ډیر زیات که مرکز دے او که صوبه ده، د بهر دنیا په ډیره قرضه کښې روان یو، مونږ باندې عوامو اعتماد کړے دے، دا غریب عوام مسلسل خرابیږی، دا ملک خرابیږی، دا صوبه خرابیږی، د دې د پاره لږ سوچ پکار دے۔ وزیران چې دی په خپلو علاقو کښې د ترقئ په مد کښې لګیا دی، دوئ له د صوبې سوچ پکار دے چې زمونږ ټولې صوبې له داسې وسائل پیدا کړی چې زمونږ صوبه پرې ترقی اوکړی او په دې بک کښې چې تا څه ښودلی دی، د دې هدایات محکمو ته جاری کړئ چې مقامی ایم پی اے درې څلور کاله نظر انداز شو، د کومې پورې به مونږ صبر کوؤ؟ زما شاته خو ډیر عوام دی، پاپولیشن دے او آبادی ده، د آبادئ په تناسب زه پیسې نه غواړم، د ترقئ هغه فنډ نه غواړم، کم از کم په اوړو کښې مالګه راکړه، په هغې کښې خو هدایات جاری کړه کنه۔ ډیر بد پرې ښکارو چې د پی ټی آئی والا ایم پی اے ګانو ته سوال اوکړم، دوه دوه لاکهه روپئ راکړئ چې زه پرې هغه خلقو له د اوبو کار اوکړم۔ والسلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مهربانی جی۔ محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بجٹ کی سپیچ ہوئی اور سب نے سنی، میرے خیال میں جو بجٹ کی کاپیاں ہمیں دی گئی ہیں، وہ این جی او کے تعاون سے بنایا گیا، ایک بہت خوبصورت دستاویز تو ہو سکتی ہے لیکن اس کو آپ عوام اور عوام کی امنگوں کا کوئی بجٹ نہیں کہہ سکتے، بلکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ غریب عوام کے ساتھ ایک مذاق ہے اور غریب عوام کے خون چوسنے کا یہ وہ بجٹ ہے۔ آج افسوس کے ساتھ یہ کہنا

پڑ رہا ہے کہ ہمارے پورے صوبے میں نان بھائی ایسوسی ایشن ہڑتال پر ہے اور دس روپے کی جو چپاتی ہے وہ بیس روپے کرنے پر جا رہے ہیں۔ آخر آپ خود سوچیں کہ یہ بجٹ آپ کے غریب عوام کو کیا دے گا؟، پچھلے تین چار سالوں میں ایکس فاٹا کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، ان کے لئے رکھا گیا جو خواب و سراب کے نام پر فنڈ تھا جو پچھلے بجٹ میں بھی رکھا گیا لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس دفعہ بھی اس کی ایک تصویر میں ایک جھلک آپ دیکھ سکتے ہیں کہ آپ دیکھیں کہ ایکس فاٹا پر آپ ایک نظر دوڑائیں، وہاں پر آپ کو کونسا بڑا پراجیکٹ نظر آئے گا؟ آپ کے پاس کوئی ہاسپٹل، یونیورسٹی یا روڈز تک وہاں کے لئے نہیں ہیں، یہ ایک بہت بڑی افسوس کی بات ہے، میرے خیال میں یہ بجٹ تو گورنمنٹ کو پیش کرنے کے لئے ایک لمبے وعدوں کی بنیاد پر بنانا اور دکھانا ہی نہیں چاہیئے تھا، اس لئے کہ جس بجٹ کے اندر آپ کے تین چار، پانچ سال کے End میں آپ سے یہ وعدے کئے جا رہے ہیں کہ آپ یونیورسٹی بنا رہے ہیں، آپ میڈیکل کالجز بنا رہے ہیں، آپ روڈز بنا رہے ہیں، آخر وہ کونسی جادو کی چھڑی ہو گی کہ اس سے آپ آٹھ نو مہینے کے اندر لوگوں کو یونیورسٹیاں، میڈیکل کالجز اور روڈز بنا کر دیں گے؟ لہٰذا اس کی بھی وضاحت منسٹر صاحب فرمائیں کہ یہ جو روڈز، میڈیکل کالج اور یونیورسٹیز کا جو وعدہ کیا گیا ہے، وہ اس کو ایک سال کے اندر کیسے پورا کریں گے؟ پسماندہ اضلاع کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ اس میں نہیں ہے، بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ دیر اور ڈی آئی خان کا جو موٹروے، اس کے لئے پچھلے بجٹ میں فنڈز رکھا گیا تھا، اس دفعہ اس کے لئے کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا، اس سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ اس کے لئے فنڈ جب نہیں رکھا گیا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ اس پر عمل درآمد ہونے کا بھی ان کا خیال، ان کی سوچ میں ہی کوئی بات نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ڈسٹرکٹ اے ڈی پی میں پچھلے سال کچھ فنڈز رکھا گیا تھا لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ ایک اور افسوسناک بات یہ ہے کہ مدینہ کی ریاست کے دعویدار اور مدینہ کی ریاست کے نعرے پر آئی ہوئی وہ حکومت جو سپریم کورٹ کے آرڈر کو بھی مسلسل نظر انداز کر رہی ہے کہ یہ بجٹ ٹوٹل سودی بینکوں کے نظام پر بنایا گیا ہے جو کہ ہم آئین پاکستان اور اپنے آئین کے ساتھ ایک بہت بڑی غداری کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، آخر میں ہم اس حکومت سے یہ پوچھتے ہیں کہ جس ملک کا قانون، اس کا آئین اور اس کا Preamble جو ہے وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے، اس قرآن کے اندر یہ ہدایات ہیں، سورۃ آل عمران کی آیت ہے کہ جو سودی نظام

کے اندر کاروبار کرے گا وہ اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آج کی یہ ہماری صوبائی حکومت خوددار حکومت ہے جو یہ اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہے کہ جو سود سے بھرے ہوئے نظام کا یہ بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے؟ میں ان سے یہ پوچھتی ہوں کہ آخر یہ کیا Islamic touch دینے کے لئے یہ ایک دعویٰ اور نعرہ تھا کہ انہوں نے مدینہ کی ریاست کا لگایا تھا یا انہوں نے اس پر کوئی مضبوط منصوبہ بندی بھی کرنی ہے؟ اگر انہوں نے کچھ کیا ہے تو وہ ہمیں سامنے لا کر دکھائیں۔ کسی بھی پارلیمانی لیڈر کو یہ ایک بہت عجیب سی بات ہے، انتہا ہے کہ انسان کی یکطرفہ ایک سوچ کہ Pre-budget session وہ آپ کی بنیادی ضرورت ہے، آپ اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلنا چاہتے ہیں، آپ اپنے صوبے کے سو فیصد ان چار کروڑ عوام کے نمائندگان کو ساتھ لینا چاہتے ہیں، Pre-budget session وہ ایک لازم وملزوم چیز ہے لیکن اگر آپ یہ بھی نہیں کر رہے ہیں تو کم از کم پارلیمانی لیڈرز کو تو بٹھا کر بجٹ بنائیں، ان سے ڈیمانڈز لیں، آخر وہ بھی کسی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، کوئی ان کی بھی Constituencies ہیں، ان کا بھی عوام سے تعلق ہے، لہذا اس بجٹ کو بناتے ہوئے اس کو پی ٹی آئی کے ایجنڈے سے چھاپتے ہوئے یہ صرف پی ٹی آئی کے لوگوں کے لئے بجٹ ہے، میرے خیال میں ان کو بھی ملنے والا نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اس میں دوسری ایک اچھی تجویز ہے، منسٹر فنانس نے اس دفعہ اس کو Practice کیا ہے، وہ خواتین کے ساتھ بیٹھ کر ان کے ساتھ Consensus کر کے جس میں میں بھی شامل تھی، ان سے تجاویز لی گئی ہیں، ان تجاویز کی Basis پر انہوں نے ساڑھے تین بلین روپے کا فنڈ رکھا ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گی اور وہ ذرا توجہ بھی دیں کہ کم از کم یہ لوگ جو سپیچز کر رہے ہیں، یہ ان کے لئے کر رہے ہیں، جناب سپیکر، آپ کی طرف سے ان کو ہدایت چلی جائے کہ وہ تھوڑی اس بات کی طرف توجہ دیں، لہذا میں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> فنانس منسٹر صاحب، ان کو توجہ دیں۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ خواتین کے لئے رکھا گیا ساڑھے تین بلین کا جو فنڈ ہے، اس میں وہ ضرور خواتین ہی کے کاموں پر خرچ کریں۔ اس میں دو تجاویز ہیں، ایک سب سے بڑا مسئلہ وہ سیکنڈری سکولوں کی بچیاں جب اپنے دیر اپر، ڈی آئی خان یا ایکس فاٹا کی جو بچیاں ہیں، وہ تو وہاں پرائمری

سکولوں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں لیکن وہ جب سیکنڈری سکول کی تعلیم حاصل کرتی ہیں، سیکنڈری سکول تک پہنچنے کے لئے ان کو ایک لمبے فاصلے کا طے کرنا ہوتا ہے جو کہ ان کے والدین کے پاس ان کی Transportation کی گنجائش نہیں ہوتی، لہذا یہ Basic transportation پر اور Clean drinking water وہ اس وقت ہمارے اوپر کے علاقوں میں بہت بڑا مسئلہ ہے، لہذا خواتین اس میں Suffer ہو رہی ہیں، یہ اس میں خرچ ہو، Youth کا فنڈ وہ Youth کو Skillful کرنے کے لئے خرچ ہو تاکہ ہمارے Youth آنے والے وقت میں Skillful ہو اور وہ کام کرے۔ آئی ٹی اس وقت دنیا کے آنے والے بہت بڑے چیلنجز میں ایک بہت بڑا چیلنج ہے اور Digital universe کے طور پر اس کی چینجز آ رہی ہیں، لہذا آئی ٹی کے بجٹ کو Digital universe بنانے کے لئے صوبے میں اس پر کام کیا جائے۔ آخر میں بس یہ ایک درخواست کروں گی کہ بلدیاتی الیکشن، اور ہمارے صوبے کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ ہم نے الیکشنز کرائے ہیں، الیکشن ہو گیا ہے لیکن حکومت سے یہ درخواست ہے کہ اب خدارا ان کو Empower کرے، ان کو اختیارات دے، ان کو فنڈز دے، ان کو ان کے کرنے کا کام ان کے حوالہ کرے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب۔ یہ موبائل بند کردیں، آپ یہاں پر موبائل Use نہ کریں۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔** بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ بجٹ سیشن ہے، میں یہ سوچ رہا تھا کہ بہت ساری سپیچز ایسی ہوں گی جن میں تجاویز بھی ہوں گی، جن میں اس صوبے کے حوالے سے بہت اچھی اچھی Proposals بھی آئیں گی، ہمارے وزیر خزانہ صاحب اس کو نوٹ کریں گے۔ اگر جہاں بہتری کی ضرورت ہے تو ہم اس سے استفادہ کریں گے لیکن بدقسمتی سے سردار صاحب بہت سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، وہ سپیچ کر کے وہ بھی چلے گئے ہیں۔ یہ میرے خیال میں جب سے میں یہاں دیکھ رہا ہوں، اپوزیشن کے جو جو لوگ سپیچز کرتے ہیں، اس کے بعد فوراً چلے جاتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جب وہ سپیچز کرتے ہیں، یہاں باقاعدہ Notes لئے جاتے ہیں، اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ اچھا یہ ہوتا کہ وہ یہاں بیٹھے رہیں، جب بھی وہ سپیچ کریں تو سپیچ کے فوراً بعد اسمبلی سے نہ نکلیں۔ میں پہلے پولیٹیکل جواب دے دیتا ہوں،

انہوں نے کہا کہ لوگ مایوس ہیں، دیکھیں ہمیشہ جمہوریت کے اندر ووٹ بہت بڑا ہتھیار ہوتا ہے، اس صوبے کے اندر پے در پے اگر کوئی حکومت آئی ہے تو وہ تحریک انصاف کی آئی ہے، اگر کوئی سوچ رہا ہے کہ آئندہ حکومت کس کی ہوگی تو وہ بھی تحریک انصاف کے لوگ بتا رہے ہیں، یہ ووٹ کارکردگی کے اوپر ملتا ہے، کام کے اوپر ملتا ہے، صرف زبانی جمع خرچ یا پائینچے اٹھا کر اور تصویریں بنا کر اس سے لوگ ووٹ نہیں دیتے جناب سپیکر، ووٹ پرفارمنس پر دیتے ہیں، میرے خیال سے ہمیں اگر لوگوں نے منتخب کیا تھا تو صرف اپنی پرفارمنس کے اوپر منتخب کیا تھا۔ جناب سپیکر، مجھے بڑا افسوس ہوا کہ یہاں ہزارہ کی بات ہوتی ہے کیونکہ ہزارہ ہمارا دل ہے، ہمارے صوبے کا دل ہے ہزارہ، اور ہم نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ہزارہ کی پسماندگی اور ساتھ ساتھ اگر ہم ساؤتھ کو دیکھیں، وہ بھی ماضی کے اندر پسماندہ رہا ہے، ملاکنڈ کو دیکھیں، وہ بھی پسماندہ رہا ہے۔ جناب سپیکر، اس ملک کے اوپر کس نے بیس بیس سال تک حکمرانی کی ہے، یہ کیوں پسماندہ رہا، کیوں وہاں سے یہ آوازیں اٹھیں کہ جی مایوسی مایوسی ہے؟ لیکن اللہ کے فضل سے اگر ہم یہ دیکھیں، ہم اپنے دور کو Compare کریں تو آج اگر بلدیاتی انتخابات ہزارہ کے اندر بھی ہوئے تو ووٹ کس کو پڑے ہیں؟ اگر یہ بات ہے کہ جی ہزارہ کو صوبہ بننا چاہیئے، ہم نے انکار ہی نہیں کیا ہے، جناب سپیکر، اس اسمبلی نے ہزارہ صوبے کے لئے قرارداد ہم نے پیش کی، ہم نے پاس کرائی، اب اس وقت حکومت کس کی ہے؟ ان کی حکومت ہے، اگر یہ ہزارہ کو صوبہ بنانا چاہتے ہیں تو کس نے روکا ہے؟ ہم نے تو اس اسمبلی میں قرارداد پیش کر دی ہے، اب تو کام آپ کا ہے، آپ کریں ناں، کیوں اس پر سیاست کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، بجٹ سپیچ میں بجٹ پر بات ہونی چاہیئے لیکن بدقسمتی سے صوبہ ہزارہ مایوس ہے، اگر مایوس ہوتا تو بلدیاتی انتخابات میں پی ٹی آئی کو ووٹ کیوں پڑتے؟ (تالیاں) وہاں پر وہ لوگ کیوں جیتتے ہیں؟ ایبٹ آباد جیسا شہر پی ٹی آئی کا بن گیا ہے، میرے خیال سے اگر ہم صرف یہ باتیں کریں گے، آپ یہ کہتے تھے کہ ملک کے اندر مہنگائی ہے اور عمران خان حکومت نہیں چلا سکتا، اس کے بعد کیا ہوا؟ میں آپ کو صرف آج کا جو پٹرول ہے، وہ جو نالائق حکومت تھی، اس میں پٹرول کا ریٹ کتنا تھا، ڈیزل کا کتنا تھا، آج کتنا ہے؟ ڈالر کا ریٹ کتنا تھا، آج کتنا ہے؟ میرے خیال سے یہ جو لائق لوگ آئے ہیں، جو تجربہ کار لوگ آئے ہیں، چې هر څه به هغه اوبن په بډه منډی کنه، تو اب مسئلہ یہ بن رہا ہے کہ اب حکومت ان سے چل نہیں رہی ہے، اس کے پاس کوئی

پلان تھا ہی نہیں، یہ تو عمران خان کو گرانے کے لئے آئے تھے، عمران خان کو سازش کے ذریعے گرا کر اب ان کو طریقہ ہی نہیں آرہا کہ حکومت کیسے چلائیں؟ انہوں نے جو بجٹ پیش کیا، وہ کس کا بجٹ ہے، اس پر کون لوگ خوش ہیں؟ اس پر صرف IMF خوش ہے، اس پر امریکہ خوش ہے اور یہ آئے ہی اس لئے تھے کہ امریکہ کو خوش کر کے IMF کو خوش رکھیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو انہوں نے بند گلی میں لا کھڑا کر دیا ہے۔ یہ بد قسمتی ہے کہ صرف عمران کے بغض میں گیارہ جماعتیں مل کر انہوں نے یہ کیا، آج جو بجٹ پیش کیا، اس نے لوگوں کو مایوس کیا ہے، یہ اپنے بجٹ پر تو نظر نہیں دوڑاتے، شاید انہوں نے دیکھا بھی نہیں ہو گا، یہاں یہی بد قسمتی ہوتی ہے کہ ہم کہتے ہیں، ہزارہ میں کچھ نہیں کیا، جناب سپیکر، میں آپ کو گنواؤں کہ ان کے اپنے حلقے میں ہم نے کیا کیا؟ شاید یہ اپنے حلقے میں جاتے نہیں ہوں گے یا پتہ نہیں کہ کس طرح ان کی سیاست ہوتی ہے؟ میں سب سے پہلے ہری پور سے شروع کرتا ہوں، آپ Fachhocshschule university دیکھیں، اس کے بعد ہری پور IT hub بن رہا ہے، اس کے اندر سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ پھر آتے ہیں، ایبٹ آباد کا دھمتوڑ بائی پاس، ابھی ایک اور بائی پاس اس بجٹ کے اندر موجود ہے اور وہ ہے حویلیاں بائی پاس، یہ ڈیڑھ دو ارب روپے کی سکیم ہے، جناب سپیکر، میں اس بات پر حیران ہوں کہ اگر صرف ایک مانسہرہ کو میں لے لوں جوان کا ضلع ہے، میڈیکل کالج کا افتتاح ہونے جا رہا ہے، Gravity flow water supply scheme ہے، ساڑھے سولہ ارب روپے جو اس صوبے کی سب سے بڑی سکیم ہے، وہ مانسہرہ کے لئے ہے۔ اچھا اس کے علاوہ گرلز ڈگری کالج جبہ مانسہرہ میں، اب اس کی Inauguration ہونے جا رہی ہے۔ جناب سپیکر، پہلی بار مانسہرہ میں فاطمہ جناح گرلز سکول جو اے پی ایس کے مقابلے کا سکول بن رہا ہے، جس میں Boarding بھی ہو گی، اسی طرح مانسہرہ میں جوڈیشل کمپلیکس کے لئے خطیر رقم رکھی گئی ہے، سیرن رائٹ بینک کینال جو سردار صاحب کا حلقہ ہے، وہ مکمل ہونے جا رہا ہے، جناب سپیکر، سردار صاحب کے حلقے میں جو ٹھنڈا پانی ہے جو کہ وہاں پر سواتی صاحب نے فش ہیچری منظوری کروائی ہے جو کہ وہاں پر لوگوں کو روزگار ملا، جناب سپیکر، شاید ان کو یہ بھی پتہ نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ ان کے حلقے میں ٹورازم روڈ اور منڈی روڈ کو بنایا گیا، سی پیک کو Connect کرنے کے لئے دو رویہ سڑک بنائی جا رہی ہے۔ اسی طرح ڈسٹرکٹ 'اپ لفٹ' پروگرام

شروع ہے مانسہرہ میں، جس کو داتا بائی پاس کہتے ہیں، دو ڈھائی ارب کا منصوبہ ہے، اس پر کام جاری ہے، اس میں تقریباً پندرہ کلو میٹر ہو بھی چکا ہے۔ اوگی کے اندر منچورہ ڈیم بن رہا ہے، اسی طرح میں صرف اس کی بات کروں تو ہزارہ میں جناب سپیکر، ایک زمانے میں چونکہ مسلم لیگ وہاں سے ووٹ لیتی تھی، اتنی مایوسی لوگوں کے اندر پھیلی کہ انہوں نے مطالبے شروع کر دیئے، آج اللہ کے فضل سے تحریک انصاف نے متحد کیا ہے، صوبے کو بھی اور ملک کو بھی، اب بد قسمتی سے ان کا کوئی کام ہی نہیں، ان کے پاس وفاق کی حکومت ہے، آپ ہزارہ کے لئے کوئی منصوبہ لا کر تو دکھائیں، ہم تو کر رہے ہیں، ہم نے اپنا یہ پیش کر دیا ہے، اگر آپ اس میں کوئی ایک چیز غلط نکالیں تو مجھے بتائیں، میں حاضر ہوں لیکن آپ مجھے بتائیں کہ ساری زندگی جہاں تک مجھے یاد ہے، ہزارہ نے مسلم لیگ کو ووٹ دیا تھا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کریں۔

<u>وزیر برائے محنت وافرادی قوت</u>: لیکن بد قسمتی سے ان کو کتنا مایوس کیا، ان کے ساتھ کتنی زیادتیاں ہوئیں؟ جناب سپیکر، میں Again اپنے بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں، میرے پاس بہت سارا وہ ہے لیکن بد قسمتی سے صرف Point scoring کے لئے سپیچز ہوئیں، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس پر ایک اچھی Proposal آ جاتی لیکن انہوں نے بجٹ دیکھا ہی نہیں ہے، کسی نے بھی بجٹ نہیں دیکھا کہ اس بجٹ کے اندر ہے کیا؟ آپ صرف بجٹ کو دیکھیں، اس میں ہزارہ کو بھی دیکھیں، اس میں ملاکنڈ کو بھی دیکھیں، اس میں پشاور ساؤتھ ویلی بھی دیکھیں، سب کے ساتھ انصاف کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، پہلی دفعہ یہ ہو رہا ہے کہ ٹورازم میں گلیات کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا؟ یہ وہی گلیات ہیں جن کے پاس جب برف باری ہوتی تھی تو برف ہٹانے کا کوئی بندوبست نہیں تھا، لوگ جاتے ہی نہیں تھے، آج اللہ کے فضل سے ٹورازم 24/7 (twenty four hours a day, seven days a week) ہو گیا ہے، بلکہ پورے سال کے لئے ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کریں، ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

<u>وزیر برائے محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر، اس سے لوگوں کو روزگار ملا ہے، لوگ خوش ہیں۔ ابھی آپ جائیں، سردیوں میں جائیں، گرمیوں میں جائیں، دونوں ٹائم ٹورازم ہو رہا ہے، کسی کے ساتھ زیادتی کا سوچ

بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں تو بہت کچھ کہنا چاہتا تھا، اس لئے کہ جو لوگ ہمیں مہنگائی کا طعنہ دیتے ہیں، مہنگائی کا اس وقت جو حال ہے وہ پوری دنیا بھی دیکھ رہی ہے، پورا پاکستان دیکھ رہا ہے، اگر یہ الیکشنز ہوتے ہیں اور الیکشنز جلدی ہی ہوں گے، یہ الیکشنز جب ہوں گے تو یہ ریفرنڈم ہو گا ان شاء اللہ۔ دوسری بات یہ کہ اس اتوار کو مہنگائی کے خلاف ان شاءاللہ تعالیٰ ہم پورا پاکستان نکلے گا، احتجاج کرے گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، آپ Continue کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، انہوں نے جو باتیں کیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار یوسف زمان صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ نے ابھی باتیں کی ہیں، یہ Cross talk نہیں ہے کہ آپ Cross talk کرتے ہیں، آپ بیٹھ جائیں، (قطع کلامی) میں نے کہہ دیا آپ بیٹھ جائیں۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، آپ Continue کریں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، ہمارے صوبے کی جو روایات ہیں، جب بجٹ پیش ہوتا ہے تو اس کے بعد اس پر ڈسکشن شروع ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اپوزیشن لیڈر سپیچ کرتا ہے، اس کے بعد پارلیمانی لیڈرز کرتے ہیں، اس کے بعد جو نام آپ کو دیئے جاتے ہیں، اس ترتیب سے سب سپیچز کرتے ہیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے، کل ہم نے جو حالات دیکھے کہ جو نام دیئے تھے، ہم اس کے انتظار میں بیٹھے رہے لیکن ہر ایک سپیچ کے بعد وہاں سے منسٹر بھی اٹھے، وہاں سے ممبران بھی اٹھے، ان کو ٹائم بھی ملا، میرا خیال ہے کٹ موشنز پر جن منسٹرز کو ٹائم ملے گا وہ اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جو انہوں نے کارنامے کئے ہیں یا جو اقدامات کئے ہیں، ان کو اس پر کافی ٹائم ملے گا، اس پر بات کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ہمارے معزز ممبران اٹھتے ہیں، اگر Personal explanation کے لئے بھی اٹھتے ہیں تو آپ ان کو ٹائم نہیں دیتے۔ ابھی بھی آپ نے سردار صاحب کو ٹائم نہیں دیا، کرسی سے آپ کا جانبداری کا وہ ہے، جو بھی اس کرسی پر بیٹھتا ہے تو کم از کم اس کے اپنے تقاضے ہیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، یہ بات آپ نے غلط کی ہے، میرے پاس جو Sequence آئی ہے میں اس Sequence پر چل رہا ہوں۔ Maximum ابھی جو ایم پی ایز نے بات کی ہے، چھ اپوزیشن کے ممبران

نے بات کی ہے اور گورنمنٹ سائڈ سے ایک ایم پی اے نے بات کی ہے، میں Equal صحیح طریقے سے چلا رہا ہوں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، میں آج کی بات نہیں کر رہی ہوں، میں کل کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر کوئی Cross talk نہیں کرے گا، یہاں پر جواب در جواب نہیں دیا جائے گا۔ آپ Continue کریں لیکن آپ نے جو الزام لگایا، جو بات کی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ (قطع کلامی) سردار یوسف زمان صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، آپ Continue کریں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: 2022-23ء کا جو بجٹ ہے وہ سب نے دیکھا کہ ٹوٹل تیرہ سو بتیس (1332) ارب ہے۔ اس میں گورنمنٹ نے کہا ہے کہ چار سو اٹھارہ اعشاریہ دو (418.2) ارب ترقیاتی بجٹ ہے، ہم جو دیکھتے ہیں کہ اس میں تین سو پچھتر (375) ارب اٹھارہ کروڑ اسی (80) لاکھ وہ ترقیاتی بجٹ ہے، جس میں فیڈرل فنڈ، بیرونی قرضے اور گرانٹ ملا کر یہ بجٹ بنتا ہے جو اس کو چار سو اٹھارہ اعشاریہ دو (418.2) ظاہر کر کے اس کا حجم بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں تریتالیس ارب کرنٹ بجٹ کو بھی شامل کر کے دکھایا گیا ہے۔ PTC کا جو بجٹ ہوتا ہے جو محکمہ تعمیرات کے لئے ہوتا ہے، اس میں کرنٹ بجٹ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، اس بجٹ میں میں زیادہ ڈیٹیل سے بات نہیں کر سکتی کیونکہ ٹائم بھی کم ہے، جو پراپرٹی ٹیکس لگایا گیا ہے میرے خیال میں وہ سراسر، پانچ مرلے پر تو انتہائی زیادتی ہے، میں ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں بھی ممبر رہ چکی ہوں، وہاں پر ہمارا ایک ممبر پیر محمد صاحب تھا، ان کو اللہ بخشے، وہ ایک ریزولیوشن لے کر آئے تھے کہ پانچ مرلے گھر کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے، اس وقت ہم گورنمنٹ میں تھے لیکن اس کے باوجود سب نے اس ریزولیوشن کو Jointly پاس کیا، اس وقت صوبے کے وسائل بھی کم تھے، Eighteenth amendment بھی نہیں تھی لیکن اس کے باوجود ہم نے عوام کو یہ سہولت دی۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گی کہ کم از کم پانچ مرلے گھر کو ٹیکس فری قرار دیا جائے۔ دوسرا، اگر ہم پراپرٹی کی بات کریں تو یہاں پر خانہ کاشت میں ٹرانسفر پر بھی پابندی لگائی گئی ہے، اس کے علاوہ جو ابھی آپ نے ٹیکسز مزید بڑھائے ہیں، ہمارے صوبے کے حالات دیکھیں تو یہ بھی

ان کے ساتھ زیادتی ہے، پورے ملک کو جس مہنگائی نے اپنے لپیٹ میں لیا ہوا ہے وہ سب جانتے ہیں لیکن ہمارا جو غریب صوبہ ہے، اس میں اگر دیکھیں، جو ہم دن بدن قرضوں کے نیچے دبائے جا رہے ہیں، جناب سپیکر، منسٹر صاحب ہمیں بتائیں کہ آٹھ سو (800) ارب جو قرضہ لیا گیا ہے وہ تاریخ کا سب سے بلند ترین قرضہ ہے، ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں اٹھائیس ارب سے سولہ ارب پر یہ قرضہ کم ہوا تھا، پھر نیشنل پارٹی کی جب حکومت آئی تو ستانوے پر تھا، اب آٹھ سو (800) ارب ہے، تو عوام پر جو بوجھ ڈالا گیا ہے، یہاں پر اگر ہم حالات کو دیکھیں تو ہمارے غریب صوبے کے لئے نہ تو ایگریکلچر کے سیکٹر میں کوئی ریفارمز ہوئی ہیں، نہ ان کے لئے کوئی کام ہوا ہے، نہ یہاں پر انڈسٹریاں ہیں، نہ فیکٹریاں، ہم اپنے اس صوبے کے لوگوں کو روزگار دے سکیں، جناب سپیکر، یہ قرضے جس کو ہم نے اپنے آنے والی نسلوں کو بھی مقروض کر دیا ہے، یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے۔ منسٹر صاحب کا جواب یہ ہوتا ہے کہ یہ ہم نے پچیس تیس سال میں واپس کرنے ہیں، Nominal interest پر دیتے ہیں، جناب، واپس تو کرنے ہیں، اس کا کوئی فائدہ ہمیں نظر نہیں آرہا کیونکہ یہاں پر کوئی میگا پراجیکٹ بھی ہمیں نظر نہیں آرہا ہے، یہاں پر سرکاری ملازمین زیادہ تر ہمارے صوبے کے ہیں، ان کے لئے ہیلتھ الاؤنس بھی ختم کر دیا گیا ہے، جو دو ڈھائی ہزار مہینے کے بنتے تھے، میرے خیال میں یہ بھی ان کے ساتھ ناانصافی ہے۔ پچھلے بجٹ میں منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ میں ان کے لئے ہاؤس رینٹ بڑھاؤں گا، ہاؤس رینٹ ان کو سات آٹھ ہزار ملتا ہے، زیادہ تر ملازمین کرایوں کے گھروں میں رہتے ہیں، تو آج کل کونسا کرائے کا گھر ہے جو سات آٹھ ہزار میں ملتا ہے؟ ہاؤس رینٹ کو بھی نہیں بڑھایا گیا۔ آپ کا جو Manifesto تھا کہ ہم لوگوں کو گھر دیں گے، گھر تو نہیں دیئے، کم از کم وہ رینٹ کے پیسے ان کے لئے بڑھا دیں۔ دوسرا، صحت انصاف کارڈ میں جو غلطیاں ہیں، ان کی طرف اگر توجہ دی جائے، صحت انصاف ٹھیک ہے آپ نے جو کارڈز دیئے ہیں، اس سے بڑی بیماریوں کا علاج اور آپریشنز ہوتے ہیں لیکن اس کے لئے مریضوں کو تین تین، چار چار مہینے انتظار کرنا پڑتا ہے، بعض ہسپتالوں کے لئے اس میں فائدہ کم نظر آتا ہے تو جو ناتجربہ کار ڈاکٹر آپریشنز کرتے ہیں وہ اکثر اوقات ہم نے دیکھا ہے کہ دو دو بار کرنا پڑتے ہیں۔ اس میں جو خرابیاں ہیں، اس طرف بھی توجہ دینی چاہیئے، صحت انصاف کارڈ کی طرف کہ وہاں پھر کوئی اقدامات کرنے چاہئیں۔ جناب سپیکر، یہاں پر فاٹا کی بات ہوئی کہ فاٹا کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، جی بالکل زیادتی ہو

رہی ہے، ایک سو ارب فنڈ کی جو بات ہوئی تھی کہ ہر سال ان کو ملے گا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ چار سالوں کو ملا کر بھی ان کو ایک سو ارب نہیں ملے۔ یہاں پر تیمور صاحب نے خواتین کے لئے پچھلے سال Women CAUCUS کی تمام ممبران سے وہ ملے، ہم نے On the Floor of the House ان کا شکریہ بھی ادا کیا، ان کے لئے ایک ارب بھی مختص ہوئے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ Five percent بھی ریلیز نہیں ہوئے، منسٹر صاحب نے خود اس کو Admit کیا کہ وہ Five percent بھی ریلیز نہیں ہوئے، وہ جگہ پر نہیں لگے۔ اب اگر تین ارب کر دیئے ہیں تو کیا ہم پھر وہی امید Five percent یا Ten percent رکھیں گے کہ وہ پانچ یا دس فیصد استعمال ہوں گے؟ یہ قابل افسوس بات ہے کہ ہم تو Show کرتے ہیں کہ ہم نے خواتین کو اتنے ارب دے دیئے ہیں لیکن اصل میں ہوتا کیا ہے؟ یہ خود دار صوبے کے جو چیف ایگزیکٹیو ہیں، انہوں نے پچھلی بار بجٹ سیشن میں ہماری اپوزیشن کی خواتین ممبران سے یہ وعدہ کیا تھا کہ جب میں پی ٹی آئی کی خواتین کو فنڈ دوں گا تو آپ کو بھی دوں گا، جناب سپیکر، وہ وعدے اور دعوے اسی طرح رہ گئے۔ جب کسی چیز کی کام کرنے کی نیت ہی نہ ہو تو پھر ایسے جھوٹے وعدے ہمیں نہیں کرنے چاہئیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نہیں ہیں، مسٹر اختیار ولی خان صاحب، مسٹر نثار احمد صاحب، آپ کریں گے؟ جی نثار احمد صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه، سپیکر صاحب. زه به د خپل تقریر آغاز د دې ټپې نه اوکړم:

د اشنا ستمونه دومره ډیر دي
د وخت کمے دے زه به کوم کوم یادومه

جناب سپیکر صاحب، د لته مونږه اورو چې څه د پاسه دیارلس اربه بجټ ایښودلے شوے دے خو زه تاسو ته په دعوی سره دا وایم چې تاسو د بجټ کاپیانې مونږه ته اونه رسولې، ماته کاپی نه ده ملاؤ، نو آیا ستاسو د راتلونکی بجټ به څه خوند وی؟ سټارټ مو دا دے چې تاسو ممبرانو ته، صحافیانو ته کاپیانې نه شئ ورکولے، نن ماته د هغې کاپی تر اوسه پورې ملاؤ نه شوه او ماته دا اووئیلې شو چې کاپیانې ختمې شوې، تاسو دومره خوار یئ چې کاپیانې نه شئ جوړولې، تاسو به کال څنګه تیروئ؟ د ایکس فاټا په حواله باندې زمونږه

بنیادی مسئله دا نه ده چې تاسو مونږه ته یو څو څیزونه په سترګو کښې اچوئ، زمونږه بنیادی مسئله دړې پرسنټه این ایف سی وه چې دې حکومتونو مونږه سره وعده کړې وه او بیا ستاسو دا حکومت چې د هغوی په پاکستان کښې په درې صوبو کښې او په مرکز کښې حکومت وو، مونږ ته درې پرسنټه په این ایف سی باندې مونږه سره وعده وه چې تاسو ته به په کال کښې سل اربه روپئی راځی، مونږه ته یوه روپئی هم رانغله، هغه وعده سرته اونه رسیده۔ دا قبائل عوام په دې خبر دی چې تاسو مونږ سره کومې کومې ډرامې کوئ، کومې ډرامې ورسره روانې دی، دلته زمونږه څلور څلویښت اربه روپئی چې کومې تاسو مونږه ته په ګرانټ کښې راکولې، په هغه ګرانټ کښې څلور څلویښت اربه روپئی ورکړې شوې، مونږه دلته احتجاجونه اوکړل، مونږه په هغې باندې دلته تاسو سره خبرې اوکړې، تر ننه پورې د هغې وضاحت رانغلو چې هغه پیسې چرته لاړې؟ تاسو د قبائلو عوامو ته څه وایئی چې دغه پیسې تاسو کوم خوا ته یوړلې؟ آیا قبائل عوام د دې نه نه دی خبر چې دا پیسې چرته لاړې؟ په قبائلو چې کومه ترهه ګری او دهشت ګردی تیره شوې ده، زمونږه په زرګونو کورونه مسمار دی، زمونږه سکولونه، زمونږه هسپتالونه، زمونږه سرکاری نور بلډنګونه تباه دی، په دې بجټ کښې تاسو د هغې د پاره کومه مخصوص پنګه ایښودلې ده چې مونږه خپلو عوامو ته اووایو چې دغه د انصاف حکومت مونږه ته دا ایښودلی دی، دا په تاسو باندې لګی۔ جناب سپیکر، د ترهه ګرئ په دغه مونږه اورو چې اته سوه او اته شپیته (868) ارب روپو پنګه دلته ایښودلې ده خو په دیکښې دا نه ده واضحه ځکه چې زه دا کومه خبره کوم، دا ما صرف د منسټر صاحب د تقریر نه پوائنټس اغستلی دی، ځکه چې ماته ډاکیومنټس نه دی ملاؤ، کتاب نه دے ملاؤ، هغې کښې دا وائی چې مونږه دومره د دهشت ګردئ مد کښې پیسې ایښودلې دی، تاسو اوښایئی چې د قبائلی اضلاع د پاره چې د دهشت ګردئ نه د ټولو نه غټه متاثره علاقه ده، په هغې کښې تاسو د هغې د پاره څومره فنډ ایښودلے دے؟ بل طرف ته د نوکرو خبره اوشوه، راتلونکی کال کښې به درې شپیته (63) زره نوکرئ به ریګولر کیږی، ډیره د افسوس خبره ده، مونږه ته په اسمبلئ کښې وخت په وخت اعلان کیږی چې ستاسو په پراجیکټونو کښې کوم خلق دی، هغه مونږه

ریګولر کړی دی خو تر ننه پورې زما د پی ایم یو استاذان، لیکچراران، BECS لیکچراران (Basic Education Community Schools)، د مدرسی استاذان، زمونږه د هغې نه د اووه شپیته (67) زرو نه زیات ماشومانو مستقبل په تذبذب کښې دے، د هغوی د مستقبل پته نه لګی چې آیا د غه به ریګولر کیږی که نه به کیږی؟ اووه شپیته (67) زره ماشومان زما د تعلیم نه په هغه مد کښې بې تعلیمه پاتې کیږی، زه د ثبوت سره خبره کوم بې ثبوته خبره نه کوم، ځکه Delaying tactics کیږی، د دې په Regularization کښې چې د BECS استاذانو نه چې هغه 750 استاذان دی د هغوی نه یو یو لاکه روپئی Per head collection شوے دے، دا منسټر صاحب غواړی، نن منسټر صاحب نشته چې وضاحت ورکړی۔ د پی ایم یو لیکچرارانو نه څلور لکهه روپئی Per lecturer demand شوے دے ځکه دا Delay کیږی ګنی وزیر اعلیٰ صاحب څلور وارې په د غه ځائې باندې په Floor of the House اعلان اوکړو او په هغې باندې عمل نه کیږی۔ د دې مطلب دا دے چې یا خو وزیراعلیٰ صاحب په دې خبره کښې د دوئ نه پښتنه نه کوی، پکار دا ده چې دوئ د منسټرانو نه پښتنه اوکړی۔ بهر په قبائلی سیمه کښې دا خبره ډیره عام روانه ده او زه ئے د ثبوت سره وایم، ما سره Voice messages پراته دی چې د پی ایم یو لیکچرر نه ډیمانډ څلور لکهه روپئی دے، ته دا ورکړه نو ته به ریګولر کیږې، د BECS teachers نه یو لاکه روپئی جمع شوې دی، درته ئے ښایم چې جمع شوې دی، د یو ټیچر نه دا جمع شوی دی، د دې نه څه اووه اته کروړه روپئ جوړیږی۔ جناب سپیکر، دلته چې مونږه احتجاج اوکړو نو سکروټنی کمیټی جوړه شی، مونږه خوشحاله شو، په هغې باندې کمیټی جوړه شی خو بیا د کمیټئ پته نه لګی۔ زه تاسو ته خواست کوم چې دا مسئلې ډیرې اهم دی، دلته چې زما منسټر صاحب اعلان اوکړو چې چار سو اکیاسی (481) نرسز اپوائنټمنټ چې کوم وو هغه مونږه زیات کړل، چهـ سو (600) ته مو اورسول، هغه مخکښې خو دې رانه هم په ډاؤن ډسټرکټس کښې ورکړی دی، څه کوئ دا نور به هم ورکوئ او که نه هغه د مخکښو د پاره کمیټی جوړه وه، یو هفته کښې به مونږه تاسو ته انکوائری رپورټ درکوؤ، تر ننه پورې منسټر صاحب مخامخ ناست دے، باید چې د دې جواب ورکړی، هغه انکوائری چرته لاړه؟ آیا هغه خلق په

هغې کښې د ایکس فاټا خلق راغلل، په هغې کښې صرف او صرف په څلور سوه یو اتیا (481) کښې صرف اتیس د قبائلی اضلاع نه اغستلې شوی وو، باقی ټول د ملاکنډ ډویژن نه اغستلې شوی وو خو د هغې وضاحت او رپورټس را نه غلل۔ دلته پرون بلاول په ماربل سټی خبره اوکړه، په ماربل سټی کښې چې کوم څیز راغلی دی، لکه هغې کښې بدرګه ده، په هغې کښې ډاؤن ډسټرکټس نه خلق راغلی دی د روزګار په شکل کښې، مونږه سره وعده چې شل زره نوکرئ به درکوؤ، په هغه نوکرو کښې چې کله کومې نوکرئ راځی په هغې کښې چې دے نو هغه د ډاؤن ډسټرکټس نه راروان دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار احمد صاحب، تاسو اوس د سپیچ نه مخکښې اووئیل چې ماته بجټ ډاکیومنټس نه دی ملاؤ شوی، دا ستاسو په ریکارډ چې Sign شوے دے، تاسو Sign کړے دے چې تاسو ته بجټ ریکارډ ملاؤ شوے دے، مهربانی اوکړئ چې کم از کم په هاؤس کښې په Floor باندې غلط بیانی مه کوئ، دا ښه ده چې زما سټاف سره ریکارډ پروت دے، زما سټاف سره چې کوم دے، تا هم دغه رنګ وئیلی دی۔

جناب نثار احمد: د وضاحت موقع راکړئ، تاسو کلمه تیره کړئ، دا کس، دا ریاض صاحب چې ولاړ دے، دوئ ماله د اے ډی پی بک راکړے دے، د هغې نه علاوه ډاکیومنټس نه دی ملاؤ، د اے ډی پی بک نه علاوه ماته ډاکیومنټس نه دی ملاؤ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نو د اے ډی پی بک ریکارډ ئے درله درکړو کنه، تاسو چې په سیټ نه کښینئ نو تاسو ته به څنګه ملاویږی؟

جناب نثار احمد: زه په سیټ ناست ووم، زه په اجلاس کښې ناست ووم، غیر حاضر نه ووم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: خبره Continue کړئ جی۔

جناب نثار احمد: ماته بکس نه دی ملاؤ، زما په ټیبل باندې نه وو، زه Exaggeration نه کوم، په دې سلسله کښې زه دروغ نه وایم۔ د معدنیاتو په مد کښې زما په ضلع کښې یو څلور کلومیټره روډ وو، په هغې کښې یو کلومیټر جوړ شو، د هغې

پروګرام Close شو، څلور کلومیټره مینځ کښې لاړو، د معدنیاتو په مد کښې د ایکس فاټا نه چې ستاسو صوبې ته څومره ریونیو جنریټ کوی، دا ټوله صوبه نه جنریټ کوی، Eighty five percent نه زیاته ریونیو چې ده دا د ایکس فاټا نه جنریټ کیږی، مونږه ته دا او نه ښودلې شو، لس فټه روډ په قبائلی سیمه کښې د معدنیاتو د مد په پیسو کښې نه جوړیږی، په هغه پیسو کښې واپس دغه نه راځی۔
جناب سپیکر صاحب، زمونږه د ایکس فاټا سره چې کومې لوبې کیږی، کوم چې تاسو پنځوس لکهه کورونه ورکول، زه نه پوهیږم چې ایکس فاټا د پاکستان حصه اوسه پورې څوک نه تصور کوی، پکار دا ده چې تاسو مونږه ته پراجیکټ اوس ښودلے وے، دا ستاسو میګا پراجیکټ ووچې په قبائلی سیمه کښې مونږه هلته په پنځوس لکهو کښې دومره دومره کورونه په زرګونو په دې ضلعو کښې د هغې د پاره پروګرام لرو، مونږه ئے جوړوؤ، قبائل په دې پوهه دی، قبائلو کښې مایوسی روانه ده، زما په معدنیاتو باندې د دې صوبې د هغه زورآور خلقو نظر دے، صرف ما پسې لیزونو ته راروان دی، زما د قبائلو په لیز باندې قبضې کوی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House خلیق صاحب، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

جناب نثار احمد: زما د غرونو په لیز باندې په معدنیاتو باندې قبضې کیږی، دومره مایوسی روانه ده، هلته د خپل تحفظ، د معدنیاتو او د خپل Resources د پاره تحریکونه لګیا دی جوړیږی، ځکه چې دا ستاسو د انصاف حکومت دے او په اخر کښې به زه دا اووایم چې تاسو Non elected خلقو له فنډونه ورکوئ، ما سره ثبوت دے، دا زما تاسو سره د ریم بجټ دے، تر اوسه پورې زما حلقې ته فنډ نه دے ملاؤ شوے، زه د خپلې حلقېElected Member یم، Non-elected خلقو ته په ایکس فاټا کښې فنډونه ملاویږی، دا ثبوتونه دی جی، دا تاسو کتلې شئ، دا ستاسو د انصاف حکومت دے، دا ریاست مدینه ده-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کړئ جی، تهینک یو۔

جناب نثار احمد: زه په اخر کښې په دې شعر سره خپل سپیچ Windup کوم:

ے په ورځ د محشر به د عمل پښتنه کیږی

زہ بہ هم پکښې ولاړ یم ستا ستمونه به ستا ئم

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ ایک منٹ، کامران صاحب، بیٹھ جائیں، کوئی نہیں ہوگا، Personal explanation کوئی نہیں ہے، مس مدیحہ نثار، کامران صاحب، آپ بیٹھ جائیں، کامران صاحب، Cross talk نہ کریں، مس مدیحہ نثار۔ مس آسیہ صالح خٹک صاحبہ، جی یہ آپ کا Floor ہے پھر آپ کا Lapse ہو جائے گا، آپ کریں، آپ موجود ہیں، آپ نہیں کرنا چاہ رہے ہیں؟ ٹھیک ہے۔ مس عائشہ بانو صاحبہ، موجود نہیں۔ مسٹر شفیق شیر آفریدی صاحب، موجود نہیں۔ مسٹر امجد علی خان صاحب، موجود نہیں۔ حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَاۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِؕ۔ آپ کا شکریہ کہ اس بحث میں ہمیں بھی حصہ لینے کا موقع دیا۔ قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ جس کی تلاوت کی، اس میں رب کریم حکمرانوں سے فرماتے ہیں، خصوصاً حکمرانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ تم امانتوں کو ان کے حقداروں تک پہنچاؤ اور جب تمھیں کسی معاملے میں فیصلہ کرنے کا موقع ملے تو وہاں پر پھر انصاف سے کام لو، انصاف سے فیصلہ کرو، وہاں پر جھوٹ فراڈ سے کام نہ لو۔ اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے ارْحَمُوا مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ حکمرانوں سے، کہ تم زمین والوں پر رحم کرو، اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر رحم کرے گا، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ ایک اور حدیث ہے، حکمرانوں کے لئے اور اس طبقے کے لئے جس کے ہاتھ میں رعایا کے حقوق ہوں، میں یہاں موجود اس اسمبلی ہال میں اور میری یہ آواز اس اسمبلی کے ذریعے جس بندے تک پہنچے جس کے ہاتھ میں عوام کا کوئی لینا دینا ہو تو وہ اس حدیث کو اپنے دل کے کانوں سے سنے، اس پر غور کرے۔ اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے من اسْتَعْمَلْنَاهُ على عمل منكم ، فكَتَمَنَا مِخيَطًا فما فوقه، كان غُلُولا يأتي به يوم القيامة۔ کہ جس کسی کو ہم نے ریاست کی کوئی ذمہ داری سونپی، ریاست کی کوئی ذمہ داری اس کے ہاتھ میں آئی تو پھر اس نے ایک سوئی یا اس سوئی سے کم کی کوئی چیز بیت المال سے سرکاری خزانے سے لے لی تو یہ خیانت ہے، قیامت کے دن اس خیانت کے

ساتھ اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا، اللہ کو بتایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ میں رعایا کی ذمہ داری تھی، اس نے اتنی چوری کی ہے، اس نے اتنی خیانت کی ہے، اللہ کے نبی ﷺ کی اس مذکورہ حدیث میں سوئی بتائی گئی، جناب سپیکر، ہمیں سوچنا ہے، حکمرانوں کو سوچنا چاہیئے، بیوروکریٹس کو سوچنا چاہیئے، جرنیلوں کو سوچنا چاہیئے، ججوں کو سوچنا چاہیئے کہ آج ہم رعایا کے حقوق کے ساتھ جو کھیلواڑ کھیل رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ کے دربار میں حاضری ہوگی، کیا جواب دیں گے، وہاں کیا جواب دیں گے؟ ریاست مدینہ میں بھی اگر عوام کے حقوق کی حفاظت نہیں ہے، عوام بھوک پیاس سے خودکشی پر اتر آئے ہیں تو پھر اس عوام کے حقوق کی حفاظت کہاں ہوگی؟ جناب سپیکر صاحب، اگر اس ملک کے مجموعی حالات پر ہم نظر دوڑائیں، پچھتر سال ہو چکے ہیں، ہم کس طرف جا رہے ہیں، یہ ملک بلندی کی طرف جا رہا ہے یا تنزلی کی طرف جا رہا ہے، ہم قرضے دینے والا ملک بن رہے ہیں یا قرضے لینے والا ملک ہیں، ہمارے ساتھ دنیا تعلقات بنانے کی خواہشمند ہے یا ہم پڑوسی ممالک کے ساتھ تعلقات کی بھیک مانگ رہے ہیں؟ جناب سپیکر، کوئی ہم سے تعلقات بنانے کے لئے تیار نہیں، یہ حالات ہمیں سوچنے ہوں گے، پچھتر سال میں ہم دن بدن مقروض ہوتے جا رہے ہیں، حکمرانوں کو بیس سال آگے کا سوچنا چاہیئے، اگر ہماری یہ حالت رہی تو اس ملک کے زیادہ دن نہیں ہوں گے، اس وقت یہ ملک 20ہزار 605ارب روپے کا مقروض ہو چکا ہے، 20ہزار 605ارب روپے کا مجموعی قرضہ یہ تین سال پی ٹی آئی کے دور اقتدار کے سوا تین سال، پونے چار سال کا 20ہزار 605ارب روپے کا قرضہ ہے، اس ملک کا مجموعی قرضہ 504 کھرب 84ارب روپے ہے، اوسطاً یومیہ قرضہ یہ سوا چار سال کا، پونے چار سال کا 17ارب 36 کروڑ یومیہ قرضہ آتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ان حالات کا ہم کیسے حل چاہیں گے؟ میں بطور اس صوبائی اسمبلی کے ایک نمائندہ ہونے کے مجھے اپنی رائے شامل کرنا ہوگی کہ آج ہم اس ملک کی ترقی کے لئے سوچیں، اپوزیشن اور حکومتی پارٹیوں کے اس خول سے ہم نکلیں، اگر یہ حالت رہی تو اس ملک کے توڑنے کے ذمہ دار یہ چار آئینی اور قانونی جو ادارے ہیں، یہ اس ملک کے توڑنے کے ذمہ دار ہیں، تاریخ میں ان کو لکھا جائے گا۔ سب سے پہلے تو یہ جو ہماری اسمبلیاں ہیں، ہم دوسروں کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں کہ آئین کی طرف آؤ، پہلے تو یہ اسمبلی خود آئین کی طرف آئے، میری ایک تجویز ہوگی کہ پی ٹی آئی حکومت نے ریاست مدینہ کا دعویٰ کیا تھا، آئیں اس کے لئے آپ نے کتنی قانون سازی کی

ہے؟ آپ آئین کی طرف آئیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم نے اس اسمبلی کو جو آئین، میرا ٹائم دس منٹ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے یہ جلسہ نہیں، آپ آرام سے بات کریں۔

حافظ عصام الدین: نہیں جناب سپیکر صاحب، میں اپنی رائے کا اظہار کرتا ہوں، جلسہ کیسے نہیں ہوگا، یہ جلسہ ہے، اس سے بہترین جلسہ تو ہے نہیں، آپ میرا وقت ضائع نہ کریں، مجھے پھر مزید اضافی وقت دیں گے۔ پہلے یہ اسمبلی آئین کی طرف آئے، آئین میں یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ یہ فنڈ نمائندگان میں تقسیم کریں گے؟ سب سے پہلے میں کہوں گا، اس ملک کی بہتری کے لئے، اس ملک کی ترقی کے لئے سب سے پہلے میری تجویز ہوگی کہ سب سے پہلے فنڈ کی تقسیم کا نمائندگان میں جو قانونی طریقہ کار ہے وہ لاگو کیا جائے تو پھر یہ ملک ترقی کر سکے گا ورنہ یہ اپوزیشن اور حکومت کی کھینچا تانی چلتی رہے گی، یہاں تک کہ یہ ملک Default ہو جائے گا، یہ ملک بیٹھ جائے گا۔ پھر اس کے بعد جب یہ اسمبلی اپنے آئین کی طرف آئے گی، ہم جرنیلوں کو بھی کہہ سکیں گے کہ آپ بھی دفاع پر توجہ دیں، آپ بھی ٹھیکے نہ کریں، آپ بھی اپنے کام پر توجہ دیں، آپ بھی سیاست میں ٹانگ نہ اڑائیں، پھر اس کے بعد ہم بیوروکریٹس کو کہیں گے، جو اعلیٰ مراعات کے ساتھ ساتھ اعلیٰ ناجائز کمیشن بھی لیتے ہیں، یہ Fourteen percent، یہ Fifteen percent، یہ Sixteen percent ہم اگر سالانہ اے ڈی پی میں حساب لگائیں تو اے ڈی پی کا Fifty percent حصہ کمیشنوں میں جاتا ہے، ہم ملک کو کیا جواب دیں گے، ہم خدا کو کیا جواب دیں گے؟ یہ بیوروکریٹس، یہ جرنیل، یہ ججز، یہ نمائندگان اس ملک کی ترقی پر سوچیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں بجٹ پر آتا ہوں، فاٹا کے لئے ہم سوچیں، فاٹا کے ساتھ کتنا بڑا ظلم ہوا ہے، وہ ساری پارٹیاں جو فاٹا کے انضمام کی بات کرتی تھیں، ہم ان سب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فاٹا کے حقوق میں قبائل کا ساتھ دو، کتنا بڑا ظلم ہوا جناب سپیکر، انضمام تو ہوا لیکن فاٹا کے بارہ ایم این ایز سے چھ ایم این ایز انضمام کے ساتھ ہی ختم ہوئے، تو آیا یہ فاٹا کو دیا یا فاٹا سے لیا گیا؟ جناب سپیکر، فاٹا کے ہمارے سات تک سینیٹرز بنتے تھے، ہمارے وہ سینیٹرز ختم ہوگئے، مردم شماری میں فاٹا کے ساتھ اعلیٰ درجے کا ظلم ہوا، جناب سپیکر صاحب، اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ ابھی موجودہ بجٹ میں بھی فاٹا کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ نہیں ہے، نہ تو ابھی تک کسی صوبائی حکومت نے فاٹا کے لئے کسی

یونیورسٹی برانچ کا اعلان کیا ہے۔ جناب سپیکر، میری گزارش ہو گی کہ جنوبی وزیرستان کے لئے محسود ایریا میں ایک گومل یونیورسٹی برانچ کا اعلان کر کے قائم کیا جائے۔ ہمارا محسود ایریا جو بیس سالوں سے آپریشنوں کی ضد میں آیا، وہاں کسی کوئی ایک گھر سالم نہیں ہے، ہمارے لئے مکانات کا جو معاوضہ مل رہا تھا، صوبائی حکومت نے ایک روپیہ نہیں رکھا ہے، میری اس Floor سے مرکزی حکومت سے گزارش ہو گی کہ فاٹا کے جنوبی وزیرستان محسود ایریا کو جو گھروں کا معاوضہ چار لاکھ روپے دیا جاتا تھا، وہ بجٹ میں مختص کرے اور یقینی بنائے کہ ہر وہ بندہ جس کا گھر مسمار ہوا ہے، جس کا گھر بلڈوز ہوا ہے، اس کو یہ حصہ ملے۔ میں ایک انتہائی درد کے ساتھ یہ بات کہوں گا کہ ابھی فاٹا کے جو کلاس فور ہوتے ہیں، میرے حلقے کے جو کلاس فور ہوتے ہیں، افسوس کی بات ہے کہ مردان کا بندہ وہاں وزیرستان بھیجا جاتا ہے، کتنا بڑا ظلم ہے؟ اب یہ کلاس فور، باقی تو چلو اس میں تو خرید و فروخت ہوتی تھی، کلاس فور تو غریب بیچارے کا حق ہے، جو صبح کی روزی کے لئے صبح اٹھتا ہے، دن بھر روزی کماتا ہے اور پھر رات کی روٹی کے لئے پریشان ہوتا ہے۔ ان کلاس فوروں پر بھی ڈاکا مارا جاتا ہے، خدا کے لئے جو مردان پشاور کے لوگ وہاں بھرتی کئے ہیں، ان کو واپس کریں، وہاں قبائل کو بھرتی کریں۔ جنوبی وزیرستان میں کسی بینک کی کوئی برانچ نہیں ہے، یہ اس صوبے کا ضلع ہے۔ جناب سپیکر صاحب، کیا ہم اس ملک کے باشندے نہیں ہیں؟ اس صوبے کا جو تیسرا سب سے بڑا ضلع ہے وہ جنوبی وزیرستان ہے، آپ ضلع کا اعلان تو کرتے ہیں لیکن پہلے تو ہمیں قومی دھارے میں تو لے آئیں، وہاں پر کسی ایک بینک کی برانچ نہیں ہے، وہاں پر ہمارے کتنے لوگ دبئی میں، سعودیہ میں ہوتے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں جی۔

حافظ عصام الدین: وہ پریشان ہوتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ہماری پولیس کے یہاں لوگ بیٹھے ہوتے ہیں، ہمارے تقریباً دو سو (200) پولیس ملازمین ہیں جن کی تنخواہیں ڈیڑھ سال سے بند ہیں، ان بیچاروں میں کسی کے نام میں غلطی ہے یا کسی چیز میں غلطی ہے، ہر چیز پر پیسوں کی ڈیمانڈ، جناب سپیکر، یہ بیوروکریٹس کیا کرتے ہیں، تنخواہ کس چیز کی لیتے ہیں؟ خدا کی قسم پیسوں کے بغیر فائل ایک جگہ سے دوسری جگہ کو ہاتھ نہیں لگاتے، ان کی یہ اعلیٰ مراعات کس چیز کی ہیں؟ خدا کو کیا جواب دیں گے، کیا اللہ کے سامنے کھڑا نہیں ہونا ہو گا؟ جو بھی یہ پیسے لے رہے ہیں، ریاست کا یہ ایک ایک پیسہ غریبوں کے خون پسینے سے نکلتا

ہے،اس کی میں اور آپ سب سے پہلے یہ اسمبلی محافظ بنے گی، پھر بیوروکریٹس کے لئے ہم قانون سازی کریں گے،اپنے لئے کریں گے، جرنیلوں کے لئے بھی کریں گے لیکن جب یہ اسمبلی آئین و قانون میں نہیں آئے گی،آئین و قانون میں نہیں آئی تو پھر ہم کسی اور کے گردن میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ امجد صاحب، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب امجد خان آفریدی: سر، کورم پورا نہیں۔

(اس مرحلہ کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں، حافظ صاحب نے ایک بات کی کہ ملک باقی نہیں رہے گا تو ان شاءاللہ یہ ملک اللہ کے نام پر بنا ہے، لا الہ الا اللہ کے نام پر بنا ہے، یہ ملک ان شاءاللہ ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت تیس ارکان اسمبلی میں موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اڑھتیس (38) ممبران موجود ہیں، کورم کمپلیٹ ہے۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے میں سپیکر صاحب، پوری پاکستانی قوم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آج الحمد للہ پاکستان گرے لسٹ سے نکل چکا ہے، (تالیاں) وزیر اعظم پاکستان، وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری اور تمام اتحادی جماعتوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دوسری بات صوبہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی کو جرگہ کے طور پر چلایا جاتا ہے، میں اپوزیشن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جب تیمور خان جھگڑا صاحب بجٹ پیش کر رہے تھے تو اپوزیشن نے بغیر کسی کے کہنے کے وہ روایت قائم رکھی لیکن کل جو ماحول حکومت

کی طرف سے اسمبلی کے اندر روا رکھا گیا وہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کی بڑی ذمہ داری ہے کہ صوبے کی اس روایت کو وہ قائم رکھے۔ جب بھی ہم بات کرتے ہیں یا کوئی بھی اپوزیشن کا ممبر بات کرتا ہے تو اس کے اوپر انہوں نے مختلف قسم کی آوازیں کسنے کی کوشش کی، بہر حال آج کا ماحول اچھا رہا، امید ہے کہ آج بھی شوکت یوسفزئی صاحب ہمیں بڑے صبر سے سنیں گے، اس صوبے کو، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، ذرا آپ دیکھیں گے تو بات کرنے میں مجھے آسانی ہو گی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سن بھی رہا ہوں، میں نام بھی نوٹ کر رہا ہوں۔

سردار اورنگزیب: اس صوبے کو آٹھ سو ستاسی (887) ارب روپے کے قرضوں کے نیچے دبا دیا گیا ہے، افسوس کی بات یہ ہے کہ اس حکومت کے ایک منسٹر صاحب Talk show میں یہ کہہ رہے تھے کہ ڈالر جب اوپر جاتا ہے تو قرضے واپس کرنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے، یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے سردار یوسف صاحب نے صوبہ ہزارہ کی بات کی ہے، انہوں نے صوبہ ہزارہ کی Review کی بھی بات کی ہے اور شوکت یوسفزئی صاحب نے جو اپنی حکومت کے کارنامے ہیں، وہ گنے۔ بہت اچھی بات ہے لیکن ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ مسلم لیگ اتنا عرصہ اقتدار میں رہی ہے، کچھ نہیں کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب ہم برہان سے ایبٹ آباد جاتے تھے تو ہمارے تین گھنٹے لگتے تھے، نواز شریف صاحب نے جو موٹر وے بنایا ہے، ابھی چھبیس منٹوں میں ہم ایبٹ آباد پہنچتے ہیں، یہ مسلم لیگ کا کارنامہ ہے۔ (تالیاں) اور مری چوک سے مری تک جو روڈ بنا ہے وہ بھی مسلم لیگ نے بنایا ہے، مانسہرہ میں ایئر پورٹ منظور ہوا ہے، وہ بھی نواز شریف نے منظور کیا ہے، داسو ڈیم اور دوسرے جو ڈیم ہزارہ میں بنے ہیں، جو سستی بجلی پیدا کریں گے، وہ بھی مسلم لیگ نے بنائے ہیں، ہری پور میں آٹھ سے دس ارب روپے گیس کے منصوبے ایبٹ آباد میں، مانسہرہ میں، پورے ہزارہ ڈویژن میں اربوں روپے نواز شریف صاحب نے گیس کے لئے منظور کئے ہیں اور ساتھ انہوں نے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk نہیں۔

سردار اورنگزیب: ہم نے اپنی کارکردگی کے اوپر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فخر جہان صاحب، Cross talk نہیں۔

سردار اورنگزیب: کرلیں، کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سنیں جی۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میں Disturb نہیں ہوں گا، ان کی جتنی مرضی ہے باتیں کریں، کوئی بات نہیں، جو کچھ مرضی ہے کریں۔ جناب سپیکر صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب یہ فرمارہے تھے کہ ہم نے اپنی کارکردگی کی بنیاد پر بلدیاتی الیکشن میں ہزارہ ڈویژن میں Clean sweep کیا، میں نے ہری پور میں اربوں روپے لگائے ہیں، ان کو پتہ نہیں ہے، ہری پور میں مسلم لیگ نے Clean sweep کیا، تمام سیٹیں مسلم لیگ نے جیتی ہیں، جناب شوکت یوسفزئی صاحب، (تالیاں) ایبٹ آباد میں آپ نے دو سیٹیں جیتی ہیں، ایک مسلم لیگ نے جیتی ہے اور مانسہرہ میں بھی مسلم لیگ نے Clean sweep کیا ہے۔ جو بات انہوں نے کی ہے کہ سازش کے تحت عمران خان صاحب کی حکومت بیرونی سازش کے تحت ہٹائی گئی ہے تو نہ ان کے خلاف بیرونی طور پر کوئی سازش ہوئی ہے، نہ اندرونی طور پر کوئی سازش ہوئی ہے، ان کے اپنے ممبران صاحبان، ان کے اتحادی جو تھے وہ ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ان کا ساتھ چھوڑ گئے اور آئینی طریقے سے عدم اعتماد کامیاب ہوا، لوگوں نے مسلم لیگ اور اتحادی جماعتوں کو حکومت دی ہے، کسی نے ان کے خلاف سازش نہیں کی ہے۔ دوسری بات، بار بار ہمارے یہ ساتھی کہتے ہیں کہ جی امپورٹڈ حکومت ہے، جناب سپیکر صاحب، امپورٹڈ حکومت نہیں یہ آئینی حکومت ہے، امپورٹڈ حکومت تو آپ کی تھی، آپ نے قومی اسمبلی میں امنڈمنٹ کروا کر IMF کا سٹیٹ بینک کا گورنر آپ نے بٹھایا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پر بات کریں، نلوٹھا صاحب، بجٹ پر بات کریں۔

سردار اورنگزیب: درجن سے زیادہ وزراء امپورٹڈ تھے جو گاؤں کے کونسلر نہیں بن سکتے تھے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سیاسی جلسہ نہیں ہے، آپ بجٹ پر بات کریں۔

سردار اورنگزیب: وہ وفاقی وزیر بنے ہوئے تھے، اب میں اپنے بجٹ کے اوپر آتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پاس دو منٹ رہ گئے ہیں۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، ملازمتوں کے حوالے سے سب سے پہلے میں یہ بات کروں گا اور شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا ہے کہ جی ٹورازم میں گلیات نے بڑی ترقی کی ہے، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2018ء سے 2021ء تک آپ نے اٹھارہ لاکھ لوگوں کو روزگار دیا ہے، اس صوبے میں اٹھارہ لاکھ لوگوں کو روزگار دیا ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں تحریک انصاف کے علاوہ بھی کوئی اور لوگ رہتے ہیں یا نہیں رہتے ہیں؟ یہ روزگار تو میری سمجھ کے مطابق صرف تحریک انصاف کے ورکروں کو دیا گیا ہے، اس کی واضح مثال میں اس کے اوپر بہت سخت احتجاج بھی ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں، Recently جو ٹورازم پولیس میں گریڈ سات میں لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، کتنی بڑی ناانصافی ہے کہ پوسٹیں گلیات کی تھیں، پوسٹیں ناران کی تھیں، مانسہرہ کی تھیں، اکتالیس آدمی ٹورازم پولیس میں بھرتی کئے ہیں، منسٹر عاطف خان صاحب نے کتنی بڑی ناانصافی کی ہے کہ تین آدمی گلیات کے ہیں، ایبٹ آباد کے ہیں، اڑ ھتیس (38) آدمی مردان سے بھرتی ہوئے۔ (قہقہے) جبکہ سپیکر مشتاق احمد غنی صاحب نے یہاں پر اسی سیشن میں، پچھلے سیشن میں یا اس سے دو سیشن پہلے یہ رولنگ دی تھی کہ ایک گریڈ سے گریڈ سات تک کوئی بھی فرد ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں بھرتی نہیں ہوگا، اڑ ھتیس (38) آدمی مردان سے بھرتی کئے گئے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اٹھارہ سو (1800) لوگ جو آپ نے بھرتی کئے ہیں، جن کی آپ نے تعداد دی ہے، یہ سب کے سب تحریک انصاف کے بھرتی ہوئے ہیں ورنہ کیا گلیات کے لوگوں میں ٹیلنٹ نہیں تھا، وہ نوجوان پڑھے لکھے نہیں تھے؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پاس ایک منٹ رہ گیا، آپ بجٹ پر بات نہیں کر رہے، آپ کے پاس ایک منٹ ہے۔

سردار اورنگزیب: سر، میں بجٹ پر بات کر رہا ہوں، یہ اٹھارہ سو (1800) پوسٹیں بجٹ میں دی گئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پاس ایک منٹ ہے۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، مہربانی کرکے میں یہ گزارش کروں گا کہ سپیکر صاحب کی جو رولنگ تھی، اس کے اوپر عمل درآمد کیا جائے اور جو اڑ ھتیس (38) لوگ مردان سے گلیات میں ضلع ایبٹ

آباد میں بھرتی کئے گئے ہیں، ان کو واپس کیا جائے، وہاں کے لوگوں کو ان کا حق دیا جائے۔ دوسری بات، ہزارہ کے عوام جو صوبہ ہزارہ کا مطالبہ کرتے ہیں، اسی وجہ سے کرتے ہیں کہ ہمارے ہزارہ کے لوگوں کی حق تلفیاں ہو رہی ہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ نے وہاں پر کام نہیں کئے ہیں، آپ مسائل حل نہیں کر رہے ہیں جناب سپیکر، ہم یہ کہتے ہیں کہ دوسرے ڈویژن کے برابر ہزارہ ڈویژن کو ان کے حقوق دیئے جائیں، ان کے وسائل کم از کم دوسرے ڈویژن کے برابر ان کو دیئے جائیں۔ جناب سپیکر، اب یونیورسٹیوں کے بارے میں منسٹر نے کہا کہ ہم صوبہ خیبر پختونخوا کے آٹھ اضلاع میں یونیورسٹیاں بنائیں گے، ہزارہ ڈویژن میں بھی یونیورسٹی بنی چاہیئے اور خصوصی طور پر میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تحصیل حویلیاں، تحصیل لورا اور باگن سرکل کے سنٹر میں ایک یونیورسٹی ہونی چاہیئے، حویلیاں میں ایک یونیورسٹی بنی ہے، تیرہ سو(1300) کنال اراضی اونے پونے داموں حویلیاں کے لوگوں نے دی ہے لیکن نام ایبٹ آباد یونیورسٹی رکھا گیا ہے، اس کا حویلیاں یونیورسٹی نام ہونا چاہیئے تھا۔ یہ جو ریاست مدینہ میں مساجد کے لئے سولر سسٹمز دیئے گئے ہیں، پورے صوبے کے عوامی ایم پی ایز صاحبان کو سولر سسٹمز ملے ہیں لیکن اپوزیشن والوں کو نہیں ملے ہیں، مساجد کے اوپر سیاست نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ اللہ کے گھر ہیں، جہاں پر بھی آپ صوبے کے اندر کوئی اللہ کے گھروں میں سولر سسٹم لگائیں گے، چاہے وہ اپوزیشن کے حلقوں میں ہوں یا حکومتی حلقوں میں، اس میں تفریق نہیں ہونی چاہیئے۔ اس دن ایک دوست نے کہا تھا کہ جی کرک میں گیس مسلم لیگ نے دی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں جی۔

سردار اورنگزیب: موجودہ وزیر اعظم صاحب نے دی ہے، ایک منسٹر صاحب نے کہا کہ یار دو مہینے میں تو کوئی ہینڈ پمپ نہیں لگا سکتا ہے اور وزیر اعظم نے گیس دے دی ہے؟ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دو مہینے موجودہ حکومت کے ہوئے ہیں، آپ مہنگائی کا احتجاج کرنے کی باتیں کر رہے ہیں جناب سپیکر، 2018ء میں مہنگائی دیکھیں، ڈالڈا کا کیا ریٹ تھا؟ چینی کا کیا ریٹ تھا؟ ڈیزل پٹرول کا کیا ریٹ تھا؟ پینسٹھ روپے سے آپ نے ڈیڑھ سو روپے کو پہنچایا، اس وقت آپ کہتے تھے کہ پوری دنیا میں مہنگائی ہے، یہ سرنگیں۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

سردار اورنگزیب: یہ سرنگیں آپ نے بچھائی ہیں، تحریک انصاف والوں نے بچھائی ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی انیتہ محسود۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میری بات ختم نہیں ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں جی، بجٹ پر آپ نے بات نہیں کی، آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے، آپ کا ٹائم Over ہو گیا ہے۔ جی مس انیتہ محسود صاحبہ۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر۔

جناب وزیر خزانہ: بہت بہت شکریہ۔ انتہائی اہم بجٹ ہے، ایک تاریخی بجٹ ہے، بہت بڑے اہم نکتے اٹھائے گئے، میں صرف ان پر جو بہت بڑے Important نکتے ہیں، ان کا میں جواب دینا چاہتا ہوں تاکہ جو بجٹ کی ڈسکشن ہے وہ آگے بڑھ سکے اور Clarity ہو۔ جناب سپیکر، ابھی تک تو فائنل نہیں، ابھی پتہ چلا ہے کہ ہوا نہیں لیکن میں بھی پورے صوبے کو پورے ملک کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ اگر پاکستان FATF کی لسٹ سے نکلا تو جو تین سال یا ساڑھے تین سال عمران خان صاحب نے اور ان کی ٹیم نے کام کیا ہے، حماد اظہر نے کام کیا ہے، (تالیاں) چونتیس (34) نکات نکالے تھے، وہ چونتیس (34) نکات پچھلے ہی جو Review تک Resolve ہوئے، یہ خراج تحسین، یہ کریڈٹ بھی عمران خان صاحب کو جاتا ہے اور پھر یہی ذہن میں آتا ہے کہ اگر GDP growth بھی تھی، اگر GDP debt بھی کم ہو رہا تھا، اگر Revenue growth بھی زیادہ ہو رہی تھی، اگر FATF کا بھی سارا کام ہو گیا تھا تو پتہ نہیں کہ پھر یہ کس لئے یہ حکومت Change کی گئی؟ جناب سپیکر، کچھ بڑے پوائنٹس اور میں جلدی جلدی کرتا جاؤں گا کیونکہ نماز کا ٹائم بھی ہے، ایک چیز مجھے سمجھ نہیں آئی ہے جناب سپیکر، میڈیا بھی یہاں ہے کہ اپوزیشن کو "خوددار" لفظ پر اتنی Resentment کیوں ہے؟ مطلب اگر ان کو خودداری پسند نہیں تو جب یہ آجائیں، مجھے تو اب بہت سے الفاظ آرہے ہیں لیکن ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتا، آئیں یہ Agree کریں گے کہ یہ ایک خوددار قوم ہے، یہ خیبر پختونخوا خوددار ہے، ایسے وقت میں جب ہماری جو سنٹرل گورنمنٹ ہے اس کی خودداری پر شک تھا، ضروری تھا کہ اس صوبے سے میسج جائے کہ خوددار بنیں اور خوددار پاکستان کو کبھی بھی کوئی ہاتھ نہیں لگا سکے گا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، قرضوں کی جو بہت بات ہوئی، صلاح الدین نے بات کی،

آج تو اچھا ہے بابک صاحب سارے اے این پی کے سینیئرز بیٹھے ہیں، لوگوں نے پوچھا کہ یہ آٹھ سو (800) ارب قرضے، جناب سپیکر، آٹھ سو (800) ارب تو ہیں نہیں، پہلے تو یہ Clear کر دیں، پہلی چیز تو یہ ہے کہ جب تک ہم اس ڈیبیٹ سے نہیں نکلیں گے کہ کل قرضہ اتنا تھا اور آج قرضہ اتنا ہے تو یہ ملک ترقی نہیں کرے گا۔ جب آپ نے بڑے پراجیکٹس کرنے ہوتے ہیں، جب آپ نے CRBC بنانا ہوتا ہے، جب آپ نے دیر موٹروے بنانا ہوتا ہے، جب آپ نے سوات موٹروے چترال تک اور ان شاءاللہ آگے تک Connect کرنا ہوگا تو اس میں آپ اپنی جیب سے بھی پیسہ لگائیں گے، اس میں آپ Equity بھی ڈالیں گے، اس میں آپ قرضے بھی ڈالیں گے۔ جناب سپیکر، پہلی چیز تو یہ ہے کہ آج جو قرضہ ہے وہ آٹھ سو (800) ارب نہیں ہے، یہ صرف کچھ Imported صحافی یا Imported politician یہ کہیں گے، ہمارے قرضے کی ساری ڈیٹیل آپ کے سامنے تھی، یہ Debt statistical bulletin پہلے کبھی یہاں پر نہیں آتا تھا، ہر چھ مہینے بعد شائع ہوتا ہے، Debt management unit کی ٹیم ہے، ہم ابھی بجٹ میں آپ کے سامنے رکھتے ہیں، ایک ایک Loan کی ڈیٹیل ہے، ایک ایک Loan پر جو Profit rate ہے، اس کی ڈیٹیل ہے، ہم نے 2019ء سے یہ Publish کا سلسلہ شروع کیا ہے کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ جو بھی حکومت ہو، فنانشل مینجمنٹ پر Hundred نہیں Hundred & ten percent transparency ہو، پہلی چیز۔ دوسری چیز قرضہ، اس میں Outstanding loan، آج ہم پر وہ قرضہ ہے جو Outstanding ہے، آج ہمیں پیسہ ملا ہے، وہ ہے تین سو اکتیس (331) ارب روپے اور ہماری قرضہ لینے کی جو Capacity ہے وہ اس سے بہت کم ہے، یہ Situation تمام صوبوں میں ہے۔ جناب سپیکر، قرضہ جو زیادہ ہے، وہ وفاق سے صوبوں نے زیادہ قرضہ لیا ہی نہیں ہے، یہ پنجاب کے Figures ہیں، کوئی بھی اچھا صحافی ہے، وہ پنجاب کی ویب سائٹ پر جاتا، پنجاب کا ٹوٹل گیارہ سو (1100) ارب اور سندھ کے Figures ہیں چار سو پچپن (455) ارب، جناب سپیکر، آپ آبادی کے تناسب سے دیکھیں تو تینوں صوبوں کا برابر ہے، یہ اعزاز خیبر پختونخوا کو جاتا ہے، یہ سارے جو قرضے ہیں، پنجاب کے ہیں، سندھ کے ہیں، KP کے ہیں، یہ سارے ورلڈ بینک سے ایشین ڈیویلپمنٹ سے انتہائی سستے قرضے ہیں جو تیس یا چالیس سال میں دینا پڑتے ہیں، اس کی Annual ادائیگی میں بھی اس سال کوئی بیس ارب روپے بجٹ کے Two

percentسے کم پر ہم نے قانون سازی بھی کی ہے، پوری اسمبلی نے پاس کیا ہے، ان کو کریڈٹ جاتا ہے۔ اس میں ہم نے قرضے کی Upper limits رکھی ہے، وہ قانون ضرور دیکھ لیں لیکن جو خیبر پختونخوا کو کریڈٹ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو مہنگے قرضے ہوتے ہیں، جو Domestic banksسے دیئے جاتے ہیں، جو کہ باقی صوبے لیتے ہیں، آٹے کی Purchaseکے لئے جو Annual subsidized aataدیا جاتا ہے، پنجاب کے مجھے Figuresکا پتہ ہیں کہ چار سو (400)ارب روپے سے زیادہ وہ گردشی قرضہ پنجاب کے صوبے پر ہے جو ان کی بجٹ بک میں نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر، آپ ضرور جاننا چاہیں گے کہ خیبر پختونخوا میں وہ قرضہ کتنا ہے؟ وہ زیرو ہے۔(تالیاں) تو مہربانی کریں کہ قرضوں پر اپنے Factsدرست کرلیں اور اگر آپ کے صوبے کی اچھی فنانشل مینجمنٹ ہو رہی ہے تو اس کو Appreciate کریں۔ جیسے شوکت بھائی نے بھی کہا کہ بجٹ پر جو تنقید ہے، بجٹ میں Improvementہو سکتی ہے اور یہ سیشن ہے ہی اس لئے کہ ہم اس کو Improve کریں۔ ایک چیز مجھے، اس پر میں Sorry، اس سے پہلے میں Jobs پر آتا ہوں، ایک صلاح الدین بھائی نے اور پھر نلوٹھا بھائی نے بھی بات کی کہ جو نوکریاں ہیں ان کی ڈیٹیل دی جائے، میں نے کل Pakistan Economic Survey اٹھایا ہے جس میں یہ نکلا تھا کہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے سالانہ اٹھارہ لاکھ نوکریاں، ایک اعشاریہ آٹھ (1.8) ملین، پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں گیارہ لاکھ، چودہ لاکھ اور نلوٹھا صاحب کی پارٹی اور اختیار ولی صاحب کی پارٹی میں گیارہ لاکھ، سب سے کمزور کارکردگی۔ اچھا یہ Pakistan Economic Survey جو اس میں مفتاح اسماعیل صاحب وہ دکھا رہے تھے، اس میں میں نے دیکھا کہ یہ صوبہ وائز کتنا ہے؟ جناب سپیکر، 19-2018ء سے 21-2020ء ابھی یہ جو وفاقی حکومت، چلیں میں Imported بھی نہیں کہتا تاکہ ماحول اچھا رہے، جو وفاقی حکومت نے ابھی شائع کیا ہے، خیبر پختونخوا میں 19-2018ء اور 21-2020ء کے درمیان اور یہ میڈیا بھی سن لے، سولہ اعشاریہ نو (16.9) لاکھ نوکریاں زیادہ ہوئیں، یعنی لیبر فورس کی سائز بائیس (22) فیصد بڑھی، سولہ اعشاریہ نو (16.9)لاکھ، (تالیاں) جناب سپیکر، پنجاب میں آٹھ اعشاریہ چھ (8.6)لاکھ نوکریاں زیادہ ہوئیں، اب پنجاب کی سائز خیبر پختونخوا سے چار گنا بڑی ہے، خیبر پختونخوا میں پنجاب سے دوگنا زیادہ نوکریاں پچھلے دو تین سال میں بڑھیں، پنجاب میں نوکریاں دو اعشاریہ دو پانچ (2.25) فیصد بڑھیں، سندھ جس کی آبادی

خیبر پختونخوا سے زیادہ ہے اس میں پانچ اعشاریہ چار (5.4) لاکھ نوکریاں بنیں، یعنی تین اعشاریہ چھ (3.6) فیصد Growth اور بلوچستان میں ایک اعشاریہ چار (1.4) لاکھ، چار فیصد Growth، خیبر پختونخوا میں نوکریوں کی Growth تمام صوبوں پنجاب سے دس گنا زیادہ، سندھ سے چھ گنا زیادہ، بلوچستان سے پانچ گنا زیادہ، جناب سپیکر، اب بتائیں، ایک تو مجھے تھوڑی حیرت لگتی ہے کہ یہ ہمارے اے این پی کے دوست کیوں اعتراض کرتے ہیں کہ اگر کچھ ڈیویلپمنٹ کا کام قبائلی اضلاع میں وہ پاکستان کی فوج کرتی ہے، ہمیں تو غرض ہے کہ سکول بنے، ہسپتال بنے یا ہمیں غرض ہے کہ کون اس کو بنا رہا ہے، پاکستان کی فوج ہے، جناب سپیکر، ہندوستان یا افغانستان کی فوج تو نہیں ہے، اس سے زیادہ میں نہیں کہنا چاہتا، اس سے زیادہ ضروری، اس دن میری بابک صاحب سے بات بھی ہوئی تھی، اگر میں نے شروع میں Miss کیا، مجھے افسوس ہے کہ قبائلی اضلاع کے اپوزیشن کے جو ایم پی ایز ہیں، انہوں نے Raise نہیں کیا، بلکہ وہ میرے دوست چلے گئے، یہ دیکھ لیں جی، قبائلی اضلاع میں وہاں پر کتنا خرچہ ہو رہا ہے، اگلے سال Minimum خرچے کتنے ہوں گے اور یہاں پر میں ضرور کہوں گا کہ امپورٹڈ گورنمنٹ نے کتنے پیسے دیئے ہیں؟ پینسٹھ (65) ارب اس سال کرنٹ بجٹ کا وہاں پر Actual خرچہ ہے، حکومت نے دس ارب سے زیادہ اپنی جیب سے دیئے، چھ ارب کی گرانٹ ڈیویلپمنٹ کے لئے دی ہے، اس کے علاوہ ہم نے صوبے کے شیئر سے کوئی تین ارب قبائلی اضلاع میں آٹے کی سبسڈی کے لئے دیئے، ایک ارب پنشن کے لئے، دو ارب مزید Cost وہ بھی میں ڈیٹیل دے دوں گا۔ جناب سپیکر، اب وفاقی حکومت نے خود پندرہ فیصد تنخواہیں زیادہ کیں، حالانکہ وہ ابھی IMF کے سامنے سب کچھ آگے پیچھے کر رہے ہیں، انہوں نے خود زیادہ کیں، اس کے پیسے لگالیں، اگلے سال کا Minimum خرچہ پچاسی (85) ارب قبائلی اضلاع کا بنتا ہے اور امپورٹڈ وفاقی حکومت نے قبائلی اضلاع کے لئے ساٹھ (60) ارب روپے دیئے ہیں، اس دن اختیار ولی صاحب TV show پر کہہ رہے تھے کہ یہ ہم نے اس لئے کیا کہ ہم اپنے حلقوں میں کام سے خوش نہیں ہیں، بھائی! آپ اپنے حلقوں میں کام سے خوش ہوں یا نہ ہوں، یہ ظلم آپ قبائلی اضلاع کے تریاسی ہزار (83000) ٹیچرز، ڈاکٹرز، کلاس فور، ٹیکنیشنز سے کیوں نکال رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم خود کریں گے؟ پھر یہ ایسے کرتے ہیں، ان کو بھیجتے ہیں کہ ہم ان کو چار میں سے تین روپے تنخواہیں دے سکتے ہیں، یہ چوتھا روپیہ وہ اختیار ولی صاحب دے دیں، شہباز

شریف دے دیں، ان کو پچیس فیصد تنخواہ دینے کے لئے اسلام آباد جانا پڑے گا، ان کو یہ بات کیوں سمجھ نہیں آتی اور حیرت مجھے یہ ہے کہ اے این پی اس پر نہیں بولتی، جے یو آئی اس پر نہیں بولتی، بار بار میں کہہ رہا ہوں، میرا تو خیال تھا کہ Net hydel profit قبائلی اضلاع کے یہ وہ مسئلے تھے جس پر ہم یک آواز ہیں۔ جناب سپیکر، تنقید کریں گے لیکن یک آواز ہیں، اس سے ضروری ہے، یہ بارہ ارب جو ہم نے دیئے، ہم نے اس کی Projection بھی نہیں کی؟ کیونکہ ان کا Right ہے، میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس کے بعد جو بھی اے این پی کا ایم پی اے اٹھے گا، جے یو آئی کا اٹھے گا یا اور پارٹیز کا اٹھے گا، وہ اپنی وفاقی حکومت سے یہ کہے گا، یہ ہمیں نہ کہیں کہ پچھلے تین سال میں کیا ہوا ہے؟ عمران خان سے جو ہو سکتا تھا، چالیس ارب سے ایک سو تیس (130) ارب تک قبائلی اضلاع کا بجٹ بڑھایا، آپ کے دو دن ہوئے نہیں، پٹرول اور گیس آپ نے ایک ایک سو روپے بڑھا دیئے، قبائلی اضلاع کا بجٹ بیس ارب روپے کم کر دیا، یہ حقیقت ہے، اکیس ارب Sorry۔ جناب سپیکر، Almost finished بلکہ ایک اور میں بتا دوں کہ قبائلی اضلاع کے سارے ایم پی ایز، گورنمنٹ کی اور اپوزیشن کی یہ ڈیمانڈ تھی کہ قبائلی اضلاع کے لوگوں کو KP کے صحت کارڈ پر ڈالا جائے، فیڈرل گورنمنٹ سے خط آیا ہے، یہ میں بعد میں پبلک کر دوں گا، فیڈرل گورنمنٹ سے خط آیا ہے کہ ہم قبائلی اضلاع کے لوگوں کو نکالنا چاہتے ہیں، آپ جو کر سکتے ہیں وہ کر لیں، یہ بات میں نے ابھی تک نہیں کی، آج میں Floor of the House پر کہنا چاہتا ہوں، یہ آپ بارہ تیرہ پارٹیاں فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ ہیں، اختیار ولی صاحب بھی سن لیں، خوشدل خان صاحب بھی سن لیں، یہ آپ جو بات نہیں کرتے ناں، وہ یہ سب کچھ کرتے جائیں، بابک صاحب بھی سن لیں، نلوٹھا صاحب بھی سن لیں، کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنا کام کریں، پہلے سے پچیس (25) ارب وہ ہم نے اس کا جواب دے دیا کہ آپ ان کو بالکل ٹرانسفر کر لیں، ہم ویلکم کرتے ہیں، یہ ہم نے عمران خان صاحب کی گورنمنٹ کے ساتھ Finalize کیا تھا لیکن اب پچیس (25) ارب روپے کم کر کے ان پچاس لاکھ لوگوں کو جو کہ سب سے زیادہ حقدار ہیں، ویسے وہ قومی ڈیویلپمنٹ کے دائرے سے نہیں نکال سکتے، اب میں دیکھتا ہوں، اس پر بھی کوئی بات نہ کرے۔ جناب سپیکر، بابک صاحب نے لوکل گورنمنٹ الیکشنز کی بات کی، میں نے اس وقت کامران کو کہا کہ اے این پی اور پیپلز پارٹی کے جو پارلیمنٹیریز ہیں ان کو ہمیشہ Appreciate کرنا چاہیئے کیونکہ ان کی جو

پارلیمنٹری روایات ہیں وہ بڑی Developed ہیں، بابک صاحب بڑا Constructive role بھی ادا کرتے ہیں لیکن انہوں نے لوکل گورنمنٹ الیکشنز کی بات کی جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 1991ء سے 1993ء تک Sorry، جب 1990ء میں اور دو بار ان کی گورنمنٹ تھی، اس میں کتنی بار لوکل گورنمنٹ In place تھی، 2008ء سے 2013ء تک ان کی گورنمنٹ تھی، کتنی بار لوکل گورنمنٹ In place تھی، اور کتنے فنڈز وہ ان کو دیئے گئے؟ اس کا وہ جواب دے دیں۔ ہم نے تو اس سال سینتیس (37) ارب روپے رکھے ہیں اور جو کنٹرول رکھنے پڑیں گے کہ وہ فنڈز شفاف طریقے سے استعمال ہوں، وہ ہمیں رکھنے پڑیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، میں Windup کرتا ہوں، Net hydel profit ایک اور Important issue ہے، Net hydel profit پر میں صرف آپ کو اس سال کے Figures دے دیتا ہوں، میں چاروں سال کے بھی دے دوں گا، اس سال کے مجھے یاد ہیں۔ عمران خان صاحب نے اکیس (21) ارب روپے ریلیز کئے تھے، پچھلے دو مہینوں میں ایک روپیہ ریلیز نہیں ہوا، ہمارے بقایاجات پھر سے چل رہے ہیں، یہ Figures بھی سب کے سامنے ہیں۔ بس End میں میں یہی کہوں گا کہ دیکھیں، ہمارا صوبہ خوددار ہے، اختلافات ہمارے ہوں گے، ہم قبائلی اضلاع پر فخر کرتے ہیں، ہم چترال اور پورے ملاکنڈ پر فخر کرتے ہیں، ان کے لوگوں پر بھی ہم فخر کرتے ہیں، پورے ہزارہ ریجن پر، پورے پشاور ویلی پر، سارے سدرن ڈسٹرکٹس پر، ہماری اپنی Diversity ہے، یہ بجٹ ایک زبان میں پرنٹ بھی نہیں ہوتا، ہمارا بجٹ چھ زبانوں میں پرنٹ ہوتا ہے، ہندکو میں ہوتا ہے، ہمارا بجٹ چترالی میں ہوتا ہے، سرائیکی میں ہوتا ہے، اردو میں ہوتا ہے، پشتو میں ہوتا ہے، انگریزی میں ہوتا ہے لیکن یہ جو ہمارے قومی مسئلے ہوں گے اس پر واقعی ہمیں Stand لینا پڑے گا۔ میں بابک صاحب کو بھی Invite کرتا ہوں، پوری اپوزیشن کو کرتا ہوں، یہ صرف صوبے کا حق نہیں ہے، یہ پاکستان کو بھی بہتر کرے گا، جب وفاق Streamlined ہو جائے گا اور آپ دیکھ لیں، ہمارا وفاق پہلے صوبوں سے IMF کے ساتھ وہ Consent لیتا تھا، میں اپنا وہ لیٹر بھی پبلک کر دوں گا، میں نے اپنی گورنمنٹ میں فنانس منسٹر کو لکھا تھا کہ صوبہ ایسے آپ کی کوئی شرط بھی نہیں مانے گا جو صوبے کے Interest میں نہیں ہے، ہمارا Stand ان سارے ایشوز پر Black & white رہا ہے لیکن یہ Acceptable نہیں ہے کہ پورے پاکستان میں جو سب سے

Deserving area ہے ان کو تنخواہوں کے پیسے نہ ملیں، آپ اس کو Defend کرتے جائیں، یہ Acceptable نہیں ہے کہ قبائلی اضلاع کے پچاس لاکھ لوگوں کو صحت کارڈ سے نکال دیا جائے اور آپ چپ رہیں، ان شاءاللہ مجھے یقین ہے کہ ان سب ایشوز پر پوری اسمبلی United ہو گی، اگر کوئی وفاقی حکومت کو Imported مانے یا نہ مانے، آواز اٹھائے گی تاکہ پورے پاکستان کو اپنا حق ملے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 2:00 pm, afternoon, Monday, 20th June, 2022.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 20جون 2022ء کو بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)